نمبر ۲۵	مورخہ ۲۶ر اگست سنہ ۱۹۳۰ء	یوم سہ شنبہ	مطابق یکم ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۹ھ	جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کے ارشاد کے ماتحت ۲۴ر اگست سے روزانہ بعد از نماز عصر مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب درسِ قرآن دیا کرینگے۔

مولوی رحمت علی صاحب مبلغ سماٹرا کے ہاں ۱۹ر اگست فرزند متولد ہوا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

مولوی جلال الدین صاحب مبلغ فلسطین وشام کے بڑے بھائی بشیر احمد صاحب ایک طویل بیماری کے بعد ۲۳ر اگست وفات پا گئے۔ مرحوم بہت نیک اور صالح نوجوان تھے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت قاضی سید امیر حسین صاحب جو سلسلہ کے مشہور اور قدیمی علماء میں سے تھے۔ ۲۴ر اگست فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بیرونی جماعتیں نمازِ جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

رسالت کی اصل غرض

(آج سے ۳۲ سال قبل ۲۵ر اگست سنہ ۱۸۹۸ء)

اسلام کا خدا کوئی مصنوعی خدا نہیں۔ بلکہ وہی قادر خدا ہے۔ جو ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ اور پھر رسالت کی طرف دیکھو۔ کہ اصل غرض رسالت کی کیا ہوتی ہے؟

اول یہ کہ رسول ضرورت کے وقت پر آئے۔ اور پھر اُس ضرورت کو بہ وجہ احسن پورا کرے۔ سو یہ فخر بھی ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو حاصل ہے۔ عرب اور دُنیا کی حالت جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے کسی سے پوشیدہ نہیں۔ بالکل وحشی لوگ تھے۔ کھانے پینے کے سوا کچھ نہ جانتے تھے۔ نہ حقوق العباد سے آشنا اور نہ حقوق اللہ سے آگاہ۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے ایک طرف اُن کا نقشہ کھینچ کر بتلایا۔ کہ یاکلون کما یاکل الانعام۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم نے ایسا اثر کیا یبیتون لربھم سجدا وقیاما (پ ۱۹) کی حالت ہو گئی۔ یعنے اپنے رب کی یاد میں راتیں سجدے اور قیام میں گذار دیتے ہیں۔ اللہ اللہ کس قدر فضیلت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے ایک بے نظیر انقلاب اور عظیم الشان تبدیلی واقع ہو گئی حقوق العباد اور حقوق اللہ دونوں کو میزان اعتدال پر قائم کر دیا۔ اور مردار خوار اور مردہ قوم کو ایک اعلےٰ درجہ کی زندہ اور پاکیزہ قوم بنا دیا۔ دو ہی خوبیاں ہوتی ہیں۔ علمی یا عملی۔ عملی حالت کا تو یہ حال کہ یبیتون لربھم سجدا وقیاما۔ اور علمی کا یہ حال کہ اس قدر کثرت سے تصنیفات کا سلسلہ اور توسیع زبان کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔ کہ اُس کی نظیر نہیں ملتی۔" (الحکم ۲۷ر اگست سنہ ۱۸۹۸ء)

اخبار احمدیہ

کانپور میں محفل میلاد النبی

کانپور میں امسال محفل میلاد النبی کو شاندار بنانے کے لئے بہت کوشش کی گئی۔ جلوس کا بھی انتظام تھا۔ جلسہ گاہ کا انتظام مولوی محمد عمر صاحب کے سپرد تھا۔ جسے انہوں نے بہت محنت اور جانفشانی سے سرانجام دیا۔

۱۷ اگست بعد از نماز عشاء زیر صدارت مولوی عبد الکافی صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ہند جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ بعد تلاوت قرآن کریم ایک نعت مشتاق احمد صاحب نے پڑھی۔ پھر ایک مولوی صاحب نے کچھ واقعات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کئے۔ ان کے بعد مولوی غلام احمد صاحب احمدی مجاہد نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات پر تقریر کی۔ جسے پبلک نے پسند کیا۔ پھر مولوی عبد الاحد صاحب پیلی بھیتی نے تقریر کی جس میں تفرقہ بازی کا رنگ تھا۔ اس پر جناب صدر صاحب نے انہیں تقریر جلد ختم کرنے کے لئے کہا۔

جمعہ کی نماز کے بعد ہر محلہ سے جھنڈے اور جلوس نکلنے شروع ہوئے جلوس اللہ اکبر کے نعرے لگاتا اور نعتیں پڑھتا تمام شہر میں سے گذرا۔ جلوس میں ۸۰ ہزار سے زیادہ اجتماع تھا۔

اس دن جلسہ کی کارروائی زیر صدارت مولانا عبد الکافی صاحب شروع ہوئی۔ نعت میاں سراج الدین صاحب احمدی نے سنائی۔ مولوی غازی حفیظ صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی۔ جسے پبلک نے دلچسپی سے سنا۔ ان کے بعد مولوی غلام احمد صاحب احمدی مجاہد نے تقریر کی۔ جو سامعین نے بہت دلچسپی سے سنی۔ اور پسند کی۔ پھر مولوی عبد الصمد صاحب مقتدری بدایونی نے تقریر کی۔ جس کو پبلک نے شوق سے سنا اور جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ مولوی محمد عمر صاحب اور مولوی عبد الکافی صاحب خاص طور پر قابل شکریہ ہیں۔

خاکسار محمد حسن احمدی سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ کانپور۔

جماعت احمدیہ مونگ کا سالانہ جلسہ

ہماری جماعت کا چوتھا سالانہ جلسہ ۱۵۔۱۶۔۱۷ اگست سنہ ۱۹۳۰ء منعقد ہوا۔ بعد از نماز جمعہ مولوی محمد یار صاحب نے ضرورت مصلح پر فاضلانہ تقریر کی۔ اور ثابت کیا۔ کہ اس وقت مسلمانوں کی اعتقادی اور عملی کمزوری اس بات کی متقاضی ہے۔ کہ خدا کی طرف سے کوئی مصلح آئے۔ اور ان غلطیوں سے مسلمانوں کو نکال کر ترقی کے اعلیٰ مقام پر کھڑا کرے۔ مولوی صاحب کی تقریر کے دوران میں ایک نوجوان غیر احمدی نے چند ایک اعتراض کئے۔ جن کے جواب دئے گئے۔

دوسرے روز پہلے مولوی غلام رسول صاحب نے آیت خاتم النبیین پر نہایت شرح وبسط سے عالمانہ تقریر فرمائی۔ پھر مولوی محمد یار صاحب نے صداقت مسیح موعود پر مختصر دلائل دئے۔ اور ثابت کیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا دعوےٰ قرآن و حدیث کی رو سے بالکل صحیح ہے۔ رات کو مولانا غلام رسول صاحب نے فضائل نبوی پر نہایت مدلل تقریر فرمائی۔ کیونکہ یہاں کے علماء نے یہ مشہور کر رکھا تھا۔ کہ یہ احمدی حضرت نبی کریم کی توہین کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کے جلسہ میں ہرگز نہ جانا۔ مولوی صاحب کی تقریر فضائل نبوی پر سنکر ایک ملاں صاحب کہنے لگے۔ ہمارے علماء ہرگز ایسی تقریریں نہیں کر سکتے۔ شاید ہمارے علماء کے پاس ایسی کتب ہی نہ ہوں۔ جن سے نبی کریم کی ایسی شان ظاہر ہو جس طرح مولوی صاحب نے بیان فرمائی۔ اُسی روز بعد نماز عشاء گیانی واحد حسین صاحب نے سکھ اور ہندوازم کا اسلام کے ساتھ مقابلہ کیا۔ اور باوا نانک صاحب کا اسلام ان کے عمل سے ثابت کیا۔ جب گیانی صاحب باوا صاحب کے مسلمان ہونے کے دلائل دے رہے تھے۔ تو سکھ سامعین میں سے بعض برافروختہ ہو کر تقریر میں مزاحم ہوئے۔ مگر گیانی صاحب نے جنم ساکھی میں سے باوا صاحب کا شعار اسلام کا پابند ہونا۔ اور بجائے ست سری اکال کے السلام علیکم کہنا ثابت کیا۔ اور حج کرنا۔ اور مسلمانوں کے گھر شادی کرنا۔ دلائل اور واقعات سے ثابت کر کے سامعین کو محظوظ کیا۔ جلسہ کے ایام میں حاضری توقع سے زیادہ تھی۔ اور اشد ترین معاندین بھی تقریروں سے متاثر ہوئے۔ خاکسار سید حیدر شاہ سکرٹری انجمن احمدیہ مونگ۔

حیدرآباد دکن میں تبلیغ احمدیت

۱۷۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۹ ہجری مولوی عبد الرحیم صاحب نیر کرنول تشریف لائے۔ یہاں کے محمڈن ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر سید اسمٰعیل صاحب نے جلسہ میں آپ کو تقریر کرنے کے لئے بلوایا تھا۔ جلسہ کا آغاز ۶ بجے زیر صدارت سب جج مہاراجہ برہمن ہوا۔ سامعین کی تعداد کثیر تھی جس میں بڑے بڑے حکام اور وکلاء وغیرہ شامل تھے۔ تقریر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں انگریزی میں تھی۔ سامعین آپ کی تقریر سے بہت خوش ہوئے تقریر ختم ہونے کے بعد سب جج صاحب نے اپنا لیکچر شروع کیا۔ وہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و جلال کو سامعین کے سامنے پیش کرتے رہے اور بعد دعا کے جلسہ برخاست ہو گیا۔

۱۸۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۹ ہجری کو ایک اور تقریر کا اعلان کیا گیا۔ وقت مقررہ پر تقریر شروع ہوئی جس سے سامعین کو بہت لطف حاصل ہوا۔

خاکسار محمد اسمٰعیل یادگیر۔

قبول احمدیت

کوٹلی علاقہ پونچھ میں چھ اشخاص احمدیت میں داخل ہوئے۔ جن کے اسماء یہ ہیں (۱) منشی دانشمند (۲) میاں اکرم الدین۔ (۳) محمد عالم۔ (۴) محمد الدین (۵) عبد الکریم (۶) عبد السبحان۔ یہ سب منشی دانشمند صاحب کی تبلیغی جد و جہد کا نتیجہ ہے جو ابھی ایک ماہ ہوا۔ غیر مبایعین سے مبایعین میں داخل ہوئے ہیں۔ مولا کریم ان کو ترقی درجات عطا فرمائے۔ خاکسار امیر عالم احمدی

ضروری اعلان

الفضل کے بعض گذشتہ پرچوں میں بصیغہ اشتہارات ایک "شادی کا اعلان" ایک جلیل القدر گھرانے کے احمدی نوجوان" کے متعلق شائع ہو رہا ہے۔ اس کی نسبت ہمیں یہ اطلاع پہنچی ہے۔ کہ جس نوجوان کے لئے رشتہ درکار ہے۔ وہ شادی شدہ ہے۔ اور اس کی پہلی بیوی اور لڑکا موجود ہیں۔

جامعہ احمدیہ کے طلباء کو اطلاع

طلباء مدرسہ احمدیہ و جامعہ احمدیہ کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ رسالہ "جامعہ احمدیہ" کا تیسرا نمبر عنقریب شائع ہونے والا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ طلباء نئے خریداروں کے مکمل پتے اور ان کی رقوم بہت جلد ارسال فرمائیں۔ اور مزید کوشش بدستور جاری رکھیں۔ مینیجر رسالہ جامعہ احمدیہ قادیان

تبدیلی پتہ

احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ یکم ستمبر سنہ ۱۹۳۰ء سے جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب بی۔ اے بیرسٹرایٹ لاء کا دفتر ۴۔ منٹگمری روڈ عرف پتھر والی کوٹھی سے منتقل ہو کر ٹرنر روڈ پر ہائی کورٹ کے عین متصل۔ جنوب کی جانب چلا جائے گا۔ اس تاریخ سے ڈاک کا پتہ بھی ٹرنر روڈ ہوگا۔

درخواستہائے دعا

۱۔ مستری چراغ الدین صاحب ٹھیکیدار ریاست ماورپور نے اپنے بھائی کے امتحان ایف۔ اے میں کامیاب ہونے کی خوشی میں پانچ روپے بھجوائے ہیں۔ تاکہ کسی غیر مستطیع کے نام الفضل جاری کر دیا جائے مستری صاحب احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ تا ان کا بھائی قبول حق کی توفیق پا کر احمدی ہو جائے۔ اللھم آمین۔ مینیجر الفضل

۲۔ میری ہمشیرہ سخت بیمار ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ اس کی صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار سید بشیر احمد از ہوشیارپور

اعلان نکاح

ڈاکٹر عمر الدین صاحب احمدی کا نکاح عظمت بیگم صاحبہ ولد غلام حسین صاحب سکنہ گجرات کے ساتھ دو ہزار روپیہ مہر معجل پر ۱۵ اگست سنہ ۱۹۳۰ء بروز جمعہ ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم نے پڑھا۔ خاکسار برکت علی جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ گجرات

دعائے مغفرت

۱۔ ۲۱ اگست سنہ ۱۹۳۰ء میرے بچہ رحمت اللہ کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون تمام بھائی دعائے مغفرت فرمائیں۔ نیازمند حشمت اللہ پوسٹل کلرک کالکا

۲۔ میرے والد سید احمد صاحب جو عرصہ سے بیمار تھے۔ ۱۱۔ اگست سنہ ۱۹۳۰ء فوت ہو گئے۔ تمام احمدی احباب ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار سید یوسف احمدی کولار۔ ریاست میسور

۳۔ میرے خالہ زاد بھائی حکیم محمد جمیل صاحب کا لڑکا مبارک احمد فوت ہو گیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ اگست سنہ ۱۹۳۰ء | جلد ۱۸

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

چندۂ خاص اور چندۂ جلسہ سالانہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

نمائندگان جماعت کا مشورہ

احباب کو یاد ہوگا کہ اس سال شوریٰ کے موقع پر جماعت کے نمائندوں نے مجھے یہ مشورہ دیا تھا۔ کہ اس سال چندۂ خاص کی اپیل کرنے سے پہلے تین ماہ تک انتظار کیا جائے۔ اگر جماعت کوشش کر کے سہ ماہی بجٹ کو تین ماہ کے اندر پورا کر دے۔ تو چندۂ خاص کو ملتوی کر دیا جائے۔ لیکن اگر اس عرصہ میں جماعت سہ ماہی بجٹ کو پورا نہ کرے۔ تو پھر پندرہ ہزار روپیہ سے کر ایک لاکھ تک چندۂ خاص طلب کیا جائے۔ تاکہ پچھلا بار بھی اتر جائے۔ اور سال حال کے زائد اخراجات کا بھی انتظام ہو جائے۔

قابل افسوس امر

اس مشورہ کو میں نے قبول کیا۔ اور جولائی تک چندۂ خاص کی تحریک نہیں کی۔ اس عرصہ میں نہایت زور سے صیغۂ بیت المال نئے اصول پر بجٹ بنوانے اور اس کے متعلق چندہ جمع کرنے کی کوشش میں لگا رہا۔ لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ تین ماہ گذرنے پر بجٹ کے مطابق رقوم کا ادا ہونا تو الگ رہا۔ بجٹ کی تشخیص کے فارم بھی مکمل ہو کر اکثر جماعتوں کی طرف سے نہیں آئے۔ اور یہ امر ایک زندہ قوم کے لئے نہایت قابل افسوس ہے۔

تشخیص چندہ سے کیا معلوم ہوا

چندہ کی تشخیص کا کام جس قدر ہو چکا ہے۔ اس سے یہ امر یقینی طور پر معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ اگر سب جماعت اپنے چندے باقاعدگی سے ادا کرے۔ اور سب لوگ اپنی ذمہ واری کو یکساں محسوس کریں۔ تو نہ صرف یہ کہ معمولی سالانہ اخراجات نہایت آسانی کے ساتھ پورے ہو سکتے ہیں۔ اور چندۂ خاص کی ضرورت نہیں رہتی۔ بلکہ جلسۂ سالانہ کے اخراجات اسی میں سے چل سکتے ہیں۔ مگر اس قدر باقاعدگی کے پیدا کرنے کے لئے ابھی کچھ وقت چاہیئے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ ہر جگہ کے کارکن اپنے نیک نمونہ۔ ان تھک تبلیغ۔ اور دعاؤں کے ذریعہ سے جلد سے جلد اس حالت کو پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ تاکہ ہم خدا تعالیٰ کی قائم کردہ دوسری جماعتوں کے سامنے قیامت کے دن شرمندہ نہ ہوں۔ اور اپنی گردنیں ان کے سامنے اونچی رکھ سکیں۔

کچھ نہ کچھ کرنا ضروری ہے

سر دست جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ باوجود بیت المال کی کوششوں کے نہ تو بجٹ کی تشخیص مکمل ہو سکی ہے۔ اور نہ جن جماعتوں کے بجٹ کی تشخیص ہوئی ہے۔ انہوں نے سوائے چند ایک کے اپنے بجٹ کو پورا ہی کیا ہے۔ اس وجہ سے اس بڑھتے ہوئے بار کو روکنے کے لئے جو سلسلہ کے کام کو سخت نقصان پہونچا رہا ہے۔ فوراً کچھ نہ کچھ کرنا ضروری ہے۔ لیکن چونکہ قریب قریب زمانہ میں بار بار کے چندے پریشانی کا موجب ہوتے ہیں۔ اور دو تین ماہ تک جلسۂ سالانہ کے لئے چندہ کی ضرورت پیش آئے گی اس وجہ سے میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اس دفعہ چندہ خاص کی تحریک میں میں جلسۂ سالانہ کو بھی شامل کر لوں۔ اور جلسہ سالانہ کے لئے علیحدہ چندہ نہ کیا جائے۔

کس قدر چندہ کی تحریک کی گئی

ہر سال جلسۂ سالانہ کے لئے پندرہ سے بیس فیصدی آمد کے دینے کی تحریک کی جاتی ہے۔ اس موقع کی عظمت کو مدنظر رکھتے ہوئے اور ایک زبردست الٰہی نشان ہونے کے سبب سے بعض احباب اس سے بہت زیادہ چندہ دیتے ہیں اور بعض تو پچاس فیصدی سے سو فیصدی تک چندہ ادا کرتے ہیں۔ لیکن عام طور پر پندرہ فیصدی سے بیس فیصدی چندہ کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اور میں اس سال چھوٹی رقم جو ہے۔ اسی کا مطالبہ کرتا ہوں یعنے پندرہ فیصدی کا۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ وہ مخلص جو پہلے سالوں میں زیادہ دیتے رہے ہیں۔ اس موقعہ پر بھی اپنے اخلاص کو کسی مطالبہ کا پابند نہیں بنائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں جس قرب کے مقام کو وہ حاصل کر چکے ہیں۔ اسے ترک کرنے کے لئے ہرگز تیار نہ ہونگے۔

چونکہ میرا منشاء یہ ہے۔ کہ اس سال زیادہ تر چندۂ عام کی وصولی کو مضبوط کیا جائے۔ اور چندۂ خاص جس قدر ہو سکے کم وصول کیا جائے۔ اس لئے میں نے شوریٰ کی کم سے کم تعداد سے بھی نصف چندۂ خاص کا اس وقت اعلان کیا ہے۔ اور یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ جماعت کے احباب سے ستمبر اور اکتوبر میں اٹھارہ اٹھارہ فیصدی چندہ وصول کیا جائے۔ لیکن اس میں چندہ ماہوار بھی شامل ہو اور چندۂ جلسہ سالانہ بھی شامل ہو۔ ایک آنہ فی روپیہ کے حساب سے سوا چھ فیصدی تو چندۂ ماہوار کے نکل جاتے ہیں۔ اور پندرہ فیصدی کے حساب سے ایک ماہ میں ساڑھے سات فیصدی چندہ جلسۂ سالانہ کے ہونگے۔ یہ کل پونے چودہ فیصدی ہوئے۔ پس چندہ خاص کے صرف سوا چار فیصدی ایک ماہ میں۔ یا ساڑھے آٹھ فیصدی دو ماہ میں ہونگے۔ حالانکہ اس سے پہلے چندۂ خاص کے لئے پچیس فیصدی کا مطالبہ کیا جاتا تھا۔

چندہ ستمبر و اکتوبر میں ادا ہونا چاہیئے

یہ چندہ ہر اک جماعت کو بلا استثناء ستمبر اور اکتوبر میں ادا کر دینا چاہیئے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس چندہ کو ان دونوں ماہ میں ادا کرنا ضروری ہے۔ اس کو کئی ماہ میں پھیلانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ ہر اک جماعت کے کارکنوں کا فرض ہوگا۔ کہ وہ ستمبر اور اکتوبر میں تمام احمدی آبادی کی آمدن کا اٹھارہ فیصدی حصہ جمع کر کے بیت المال میں بھجوا دیں۔ اور یہ نہ کریں۔ کہ بجائے دو ماہ کے تین یا چار ماہ میں وصول کریں۔ اور چاہیئے۔ کہ جو احمدی اکیلے اکیلے ہیں۔ یا جہاں جماعت نہیں ہے۔ وہاں کے احباب خود بخود ستمبر اور اکتوبر میں اپنی آمد کا اٹھارہ اٹھارہ فیصدی ہر ماہ میں بیت المال میں روانہ کر دیا کریں۔

موصی صاحبان کا چندہ

دسویں حصہ کی وصیت کرنے والوں کے متعلق بھی یہی رقم مقرر کی جاتی ہے۔ یعنے اٹھارہ فیصدی ماہوار دو ماہ کے لئے جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ ان پر صرف ایک فیصدی چندۂ خاص کے لگائے گئے ہیں۔ کیونکہ دس فیصدی ان کا چندہ وصیت کا ہوگا

اور ساڑھے سات فیصدی جلسہ سالانہ کا چندہ۔ صرف نصف فیصدی ہر ماہ میں چندۂ خاص رہ جائیگا۔ جو دو ماہ میں۔ کل ایک فی صدی بنتا ہے۔ جو احباب دسویں حصّہ سے زیادہ کی وصیت کر چکے ہیں۔ انہیں صرف ساڑھے سات فیصدی ماہوار ستمبر اور اکتوبر میں جلسہ سالانہ کا چندہ دینا چاہیئے۔ چندۂ خاص انہیں دینے کی ضرورت نہ ہوگی :۔

پہلی سہ ماہی کا بجٹ پُورا کرنے والی جماعتیں

میں نے مشورہ کے موقعہ پر یہ اعلان بھی کیا تھا۔ کہ جو جماعتیں پہلی سہ ماہی میں چندۂ عام اور وصیت کو تشخیص کے مطابق ادا کر دیں گی۔ ان کے لئے خاص رعایت کی جائیگی اس اعلان کے مطابق میں یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ مندرجہ ذیل جماعتیں جنہوں نے سہ ماہی کا تشخیص کردہ بجٹ پُورا کر دیا ہے چندۂ خاص سے مستثنےٰ ہیں۔ انہیں صرف اپنے مقررہ چندہ کے علاوہ ستمبر اور اکتوبر میں پندرہ فی صدی جلسہ سالانہ کے اخراجات کے لئے ادا کرنا چاہیئے۔ چندہ خاص اُن پر نہیں لگایا گیا۔ ان جماعتوں کے غیر موصی افراد کو پندرہ فی صدی ماہوار ستمبر اور اکتوبر میں ادا کرنا چاہیئے۔ اور موصی افراد کو اپنی وصیت کی رقم کے علاوہ ساڑھے سات فی صدی ماہوار۔ ان جماعتوں کے اسماء یہ ہیں۔ (۱) بٹالہ۔ (۲) عزیز پور سنتراہ (۳) خانا نوالی میانوالی۔ (۴) چونڈہ (۵) موسے والا۔ (۶) محلا نوالہ۔ (۷) بھاٹی دروازہ لاہور۔ (۸) پٹی۔ (۹) پنڈی چری۔ (۱۰) گجو چک (۱۱) وزیر آباد۔ (۱۲) جڑانوالہ۔ (۱۳) سرگودہ شہر۔ (۱۴) گوبیکی (۱۵) جہلم۔ (۱۶) راولپنڈی۔ (۱۷) کوہمری۔ (۱۸) پشاور۔ (۱۹) نوشہرہ۔ (۲۰) سنول۔ (۲۱) ریالہ۔ (۲۲) فیروزپور۔ (۲۳) پنیام (۲۴) لنگیری۔ (۲۵) بنوڑ (۲۶) نابھہ۔ (۲۷) برنالہ۔ (۲۸) دہلی۔ (۲۹) میرٹھ۔ (۳۰) منصوری۔ (۳۱) فیض آباد۔ (۳۲) سکندر آباد۔ (۳۳) میمو برہما۔ (۳۴) عبادان (۳۵) جے پور

یہ پینتیس جماعتیں ہیں۔ کہ جنہوں نے پہلی سہ ماہی کا سب بجٹ پورا کر دیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ان جماعتوں کو چندۂ خاص کی موجُودہ تحریک سے مستثنےٰ کیا جاتا ہے۔ ان جماعتوں کے ناموں سے معلوم ہوگا۔ کہ سال گذشتہ کی کمیشن کے دو ممبروں کے شہروں کے نام یعنے دہلی اور فیروزپور اس فہرست میں شامل ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کمیشن کے ممبروں نے اپنی ذمہ داری کو سمجھ کر دوسروں کے لئے نمونہ بننے کی کوشش کی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء :۔

چندۂ خاص میں کمی کرنے کی وجہ

میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ چندۂ خاص میں جو میں نے اس قدر کمی کی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ یہ کمی سارے سال کے لئے ہے۔ اگر بقیہ جماعتوں نے اپنے اپنے بجٹ با قاعدہ بنانے اور باقاعدہ پورا کرنے کی کوشش نہ کی۔ تو میں بقیہ چندۂ خاص کا اعلان فروری میں کرنے پر مجبور ہونگا۔ اور یہ چندۂ خاص ان جماعتوں سے وصول کیا جائیگا۔ جو اپنے نوماہی بجٹ کو پُورا کرنے میں کوتاہی کرینگی۔ لیکن وُہ جماعتیں جو نوماہی چندہ اور موجُودہ تحریک کے چندہ کو ادا کر چکی ہونگی۔ ان سے کوئی زائد چندۂ خاص طلب نہ کیا جائیگا۔ پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ موجُودہ تحریک کو پُورا کرتے ہُوئے اس امر کا بھی جماعتیں خیال رکھینگی۔ کہ پہلی سہ ماہی کی کمی بھی پُوری ہو جائے۔ اور آئندہ ماہوار چندوں میں بھی باقاعدگی پیدا ہو جائے۔ یہ بات مجھے دُہرانے کی ضرورت نہیں۔ کہ ستمبر اور اکتوبر کے اٹھارہ فیصدی چندہ میں ماہوار چندہ اور جلسہ سالانہ کا چندہ شامل ہے۔ ان دو ماہ کا چندہ الگ وصول نہیں کیا جائیگا۔ اور نہ اس کے بعد جلسہ سالانہ کا چندہ طلب کیا جائیگا :۔

خاص کارکُن مقرر کئے جائیں

میں نے پچھلے سالوں میں تجربہ کیا ہے۔ کہ باوجود سخت تاکید کے ہر ایک چندہ کا کچھ حصّہ بقایا رہ جاتا ہے۔ اور چھ چھ سات سات ماہ میں تھوڑا تھوڑا کر کے ادا ہوتا ہے۔ اس سے دفتر کا کام الگ بڑھ جاتا ہے۔ اور کام کا حرج الگ ہوتا ہے۔ پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ علاوہ معمولی کارکنوں کے سب جماعتیں خاص کارکُن اس غرض سے مقرر کریں گی۔ کہ یہ چندہ پُورا کا پورا ستمبر اور اکتوبر میں وصول ہو جائے۔ اور کوئی بقایا نہ رہے۔ اس سے یہ بھی فائدہ ہوگا۔ کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب پر دُہرا بوجھ نہ ہوگا۔ یعنے چندہ کا اور اخراجات سفر کا۔ اس سے پہلے کئی احباب جلسہ سالانہ میں شامل ہونے سے اس لئے محرُوم رہ جاتے تھے۔ کہ قریب کے زمانہ میں وُہ جلسہ سالانہ کا چندہ ادا کرنے کی وجہ سے کرایہ مہیا نہیں کر سکتے تھے :۔

بیت المال کو ہدایت

میں نے بیت المال کو ہدایت کر دی ہے۔ کہ بجٹ کو دیکھ کر وُہ ہر جماعت کے ذمہ اس کی رقم نکال کر اسے اطلاع کر دیں۔ تاکہ فوراً ہر جماعت کام میں مشغول ہو سکے۔ اگر کسی جماعت کو خیال ہو۔ کہ اُس کے ذمّہ جو رقم لگائی گئی ہے۔ وُہ غلط ہے۔ تو وُہ فوراً بیت المال سے خط وکتابت کر کے اس کی تصحیح کرالے :۔

کارکنوں سے امید

میں تمام جماعتوں کے کارکنوں سے امید کرتا ہُوں۔ کہ وُہ اپنی ذمّہ داری کو محسُوس کرتے ہُوئے اخلاص کا بہترین نمونہ دکھائیں گے۔ اور اپنے کاموں کا حرج کر کے بھی بہرحال اس تحریک کو پُورا کرنے اور بقایوں کو ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالےٰ ان کے ساتھ ہو۔ اور ان کی جماعتوں کو ان سے تعاون کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ زمیندار جماعتوں کے متعلق بیت المال حساب کر کے اعلان کر دیگا کہ انہیں یہ چندہ کس صُورت میں ادا کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ آپ سب لوگوں کے ساتھ ہو۔ وَاٰخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین۔

خاکسار

مرزا محمُود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

نظارت بیت المال کا نوٹ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ تحریک علیٰحدہ چھپوا کر تمام جماعتوں کے کارکنان اور بعض دیگر افراد کو بھیجی گئی ہے اور اس کے ساتھ ایک چٹھی کے ذریعہ ہر ایک جماعت کو یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ اُسے ماہ ستمبر میں چندہ عام۔ چندۂ خاص۔ چندۂ جلسہ سالانہ اٹھارہ فیصدی کی شرح سے کتنا کتنا ارسال کرنا ہے۔ اسی طرح یہ کہ ماہ اکتوبر میں کتنی رقم بھیجنی چاہیئے۔ تاکہ ہر ایک جماعت اپنی اپنی رقم کے بھیجنے میں پُوری سعی کرے۔ اور حضرت اقدس کے ارشاد کی تعمیل فوری طور پر ہو سکے :۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد کی تعمیل میں زمیندار جماعتوں کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کی آمدنی ماہوار نہیں ہے بلکہ ششماہی ہوتی ہے ایک فصل ربیع کے موقعہ پر جس کی میعاد ۳۱- اکتوبر تک ہے۔ اور دوسری فصل خریف کے موقعہ پر۔ پس زمیندار جماعتوں کا چندہ عام یہی ہے۔ کہ وُہ نصف بجٹ ۳۱- اکتوبر تک پُورا کر دیں۔ اور چندہ خاص اور چندہ جلسہ سالانہ کے لئے یہ حساب ہے۔ کہ وُہ اپنے بجٹ چندہ عام سالانہ کو بارہ پر تقسیم کر کے جو حاصل تقسیم ہو۔ اسے سوایا کرلیں۔ تو یہ چندہ جلسہ سالانہ ہوگا۔ جو ماہ ستمبر میں ادا کرنا چاہیئے۔ اور اتنا ہی چندہ جلسہ سالانہ ماہ اکتوبر میں ادا کریں۔ اور چندہ خاص کے لئے یہ کہ بارھویں حصے کا پونا یعنی تین چوتھائی ماہ ستمبر میں ادا کریں۔ اور اسی قدر رقم ماہ اکتوبر میں۔ یا کل سالانہ بجٹ چندہ عام کا ⅙ حصّہ ماہ ستمبر و اکتوبر میں ادا کریں۔ تو ان کا چندہ خاص اور چندہ جلسہ سالانہ ادا ہو جائے گا۔ اور کل بجٹ کا نصف اگر اکتوبر تک ادا کریں۔ تو چندہ عام بھی پورا ادا شُدہ سمجھا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی مجھے یہ نوٹ کرنا ہے۔ کہ تمام افراد اور جماعتیں روپیہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پتہ سے ارسال کریں۔ اور کوپن پر یا بیمہ میں یہ تشریح کریں۔ کہ چندہ عام اس قدر ہے۔ اور چندہ حصہ آمد معہ نام و نمبر وصیت موصیاں اس قدر ہے۔ چندہ خاص کی رقم اتنی ہے۔ اور چندہ جلسہ سالانہ اس قدر ہے۔ تاکہ اس کے مطابق درج ہو۔

ذِکرِ الحبیبِ حبیب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانۂ مبارک کے حالات

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لودھیانہ میں رونق افروز تھے۔ اور ابھی دعوئے مسیحیت کو ایک مہینہ سے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا۔ چاروں طرف آپ کے خلاف طوفانِ بے تمیزی اور شور وشر برپا تھا۔ ہم پانچ سات شخص آپ کی خدمت مبارک میں آنے جانے والے تھے۔ مثلاً قاضی خواجعلی صاحبؓ شاہزادہ عبدالمجیدؓ صاحب حافظ نور محمد صاحب۔ میاں اللہ بندہ صاحب صرّاف ہانسوی۔ میاں نور محمدؐ صاحب ہانسوی۔ مولوی عبدالقادر صاحبؓ لدھیانوی۔ شیخ حامد علی صاحبؓ۔ بعض دفعہ سیالکوٹ۔ لاہور۔ کپورتھلہ وغیرہ کے احباب بھی ایک ایک دو دو آ جاتے تھے۔ اخباروں۔ اشتہاروں میں۔ گاؤں گاؤں میں اور خاصکر شہر میں مخالفت کا اس قدر زور تھا۔ کہ ہر ایک کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں جانا دشوار تھا۔ لوگ گالیوں۔ طعنوں۔ خرافات کے سوا اینٹ پتھر مارتے اور مٹی بھی ڈالدیتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی حالت یا طائفی مصیبت آنکھوں کے سامنے آجاتی تھی۔ ایسی حالت میں حضرت اقدس علیہ السلام ہم سب کو تسلی دیتے۔ آپ بھی خوش تھے۔ اور ہم سب بھی خوش اطمینان سے تھے۔ کسی کی مخالفت کا کوئی فکر اور غم نہ تھا۔ اور آپ بھی ایسے حوصلہ اور اطمینان سے تھے۔ کہ دنیا مُردہ کی طرح آپ کے سامنے تھی۔ جیسا کوئی کامیاب فتحمند بادشاہ خوش ہوتا ہے۔ فرماتے دعاؤں میں لگ جاؤ۔ یہ وقت دعاؤں کا ہے۔ مومن کا ہتھیار دُعا ہے۔ اَلدُّعَاءُ سَیْفُ الْمُؤْمِنْ۔ اس وقت آپ ازالہ اوہام تصنیف فرما رہے تھے۔ ہر نماز میں قنوت پڑھی جاتی تھی۔

نماز میں حضور قلب

خاکسار نے ایک روز دریافت کیا۔ حضور نماز میں حضور قلب تضرّع۔ خشوع وخضوع اور لذت کس طرح حاصل ہو فرمایا۔ نماز میں بہت دیر لگاؤ۔ اور اھدنا الصراط المستقیم بار بار پڑھنا چاہیئے۔ خواہ ہزار دفعہ ہی کیوں نہ پڑھی جائے۔ فرضوں میں تو اتنا وقت نہیں۔ کیونکہ جماعت ہوتی ہے۔ بعض کاروباری اور بعض ضعیف اور نو عمر اور بیمار بھی ہوتے ہیں۔ ہاں سنتوں اور نفلوں میں بتکرار جس قدر زیادہ پڑھ سکو پڑھو کچھ ہاتھ پیر تھک جائیں گے۔ بدن گرنے لگیگا۔ اور رونے کی بتکلف عاجزانہ صورت بنالے۔ اس وقت اپنی جان پر تکلیف ہوگی۔ اور کچھ خدا تعالےٰ کے رحم اور فضل کی امید ہوگی۔ اور سچا رونا آئیگا۔ اور گریہ وزاری شروع ہو جائیگی۔ ادھر رحمت الٰہی جوش میں آجائے گی۔ دیکھو عورتیں میّت پر رونے جاتی ہیں اور سب رونے بیٹھ جاتی ہیں۔ پہلے تو رونا تصنّع سے ہوتا ہے۔ پھر اپنے مرے ہوئے یاد آجاتے ہیں۔ اور سچا رونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں پھر ہچکیوں کا تار بندھ جاتا ہے۔ انسان کی حالت زمین کی سی ہے۔ زمین میں کنواں کھودتے ہیں۔ کہیں پانچ سات ہاتھ پر پانی نکل آتا ہے۔ اور کہیں بیس پچیس ہاتھ پر اور کہیں سو سو ڈیڑھ ڈیڑھ سو ہاتھ پر پانی نکلتا ہے۔ لیکن کنواں کھودنے والے نا اُمید نہیں ہوتے۔ اور تھک کر ہاتھ پر ہاتھ دھر کر نہیں بیٹھ جاتے کھودتے ہی چلے جاتے ہیں۔ آخر کار پانی کا چشمہ نکل ہی آتا ہے۔ انسان کو نا امید نہیں ہونا چاہیئے۔ جو سچے دل سے پوری ہمت سے کام لیتا ہے۔ وہ مقصود پا لیتا ہے۔ اگر سُستی۔ کاہلی ہو۔ اور دعا کرنے کے لئے دِل نہ لگے۔ تو اس کے لئے بھی دُعا کرے۔ فاذکرونی اذکرکم کا یہی مطلب ہے۔ جو تھک کر ہار کر بیٹھ جاتا ہے۔ وہ نامراد رہتا ہے۔ اور جو تھکتا نہیں۔ وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ پھر فرمایا۔ تم کبھی مکتب بھی پڑھے ہو۔ مَیں نے عرض کیا۔ ہاں پڑھا ہوں۔ فرمایا کبھی سبق یاد نہ ہوا۔ اور کبھی مکتب میں دیر سے آئے۔ یا کوئی خطا اور نافرمانی اُستاد کی ہوئی۔ تو اُستاد نے کیا سلوک کیا۔ مَیں نے عرض کیا کہ اُستاد نے کان پکڑوا دیئے۔ فرمایا۔ پھر کیا ہوُا۔ مَیں نے عرض کیا۔ کہ پہلے تو جھوٹھ موٹھ رونے لگا۔ اس پر استاد کو رحم نہ آیا۔ پھر ہاتھ پیر دُکھنے اور کانپنے لگے۔ اور سچا رونا شروع ہوا۔ اور بدن پسینہ پسینہ ہوگیا۔ فرمایا۔ پھر کیا ہوُا۔ مَیں نے عرض کیا۔ کہ اُستاد سے معافی مانگنے لگا۔ جب اُستاد نے دیکھا۔ کہ واقعی اب قابل رحم ہے۔ رحم کر کے کان چھُڑا دیئے۔ اور پیار کرنے لگا۔ اور سبق جو بھولا ہوُا تھا۔ خود ہی یاد کرا دیا۔ فرمایا۔ یہی حالت نماز میں پیدا کرنی چاہیئے۔ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ۔ خدا تعالےٰ تو اُستاد اور ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ اُستاد۔ دشمنی و عداوت سے نہیں مارتا۔ بلکہ تعلیم وتادیب دینے کے لئے ابتلا میں ڈالتا ہے۔ خدا کسی کو ضائع کرنا اور تباہ کرنا نہیں چاہتا۔ بلکہ خود انسان کی بھلائی اور بہتری کے لئے کچھ سرزنش کرتا ہے۔ جب اس کی طرف جھکتا ہے۔ تو فوراً مہربان ہو جاتا ہے۔ اور اپنے بڑے بڑے فضل نازل فرماتا ہے:۔

دُعا کا جوڑا

ایک شخص نے عرض کیا۔ حضور میری حالت اچھی نہیں۔ آپ میرے لئے دعا کریں۔ اور کوئی نصیحت کریں۔ تا میں اس کا پابند رہوں۔ فرمایا۔ دعا۔ ہم بھی کرینگے۔ لیکن ساتھ ہی تم بھی دعا کرو۔ خدا تعالےٰ نے ہر چیز کا جوڑا بنایا ہے۔ دعا کا بھی جوڑا ہے۔ اُدھر تم دعا کروگے اِدھر ہم دعا کرینگے۔ دونوں دعائیں ملکر بارگاہ ربّ العزت میں قبول ہونگی۔

محاسبۂ اعمال

نصیحت یہ ہے۔ کہ جب تم رات کو سونے لگو۔ اور لیٹ جاؤ۔ تو اُس وقت اپنے اعمال کا حساب کرو۔ اور سوچو اچھے کام کتنے کئے۔ اور بُرے کس قدر ہوئے۔ اور یہ بھی خیال کرو۔ کہ کمانے والا میں ایک ہوں۔ اور کھانے والے سب گھر والے ہیں۔ یہ تو بری الذمہ ہیں۔ ان کو کچھ خبر نہیں۔ کہ حلال کی کمائی لائے یا حرام کی۔ اور تم نے کیا کیا اعمال کئے۔ وہ تو چھُوٹ بھی جائیں۔ لیکن پکڑے تم اکیلے جاؤگے۔ وہ شخص چار پانچ مہینے کے بعد پھر آیا۔ اور اپنی حالت کو نہایت عمدہ حضرت صاحب کے سامنے بیان کیا۔

ایک روز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ یاد رکھو انسان کو ہر روز اپنی حالت اور اپنی ترقی و تنزل کی حالت نیز اپنی روحانی اور ایمانی حالت کو دیکھنا چاہیئے۔ اور اس میں کبھی غفلت نہیں چاہیئے۔ مثلاً آج کی حالت کا کل کی حالت سے مقابلہ وموازنہ چاہیئے۔ کہ کل کی نسبت آج مجھ میں تبدیلی واقعہ ہوئی یا نہیں۔ اور کل جو میرا ایمان تھا آج اس میں ترقی کے آثار نمایاں ہیں۔ یا وہی پہلی سی کیفیت ہے۔ اگر ترقی ہوئی۔ تو شکر کرنا چاہیئے۔ اور اور ترقی کی طرف قدم اُٹھانا چاہیئے۔ اور اگر ویسی ہی حالت ہے۔ تو اس کی ترقی کے لئے پوری جد وجہد سے کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ یہ جمود کی حالت دور ہو کر ترقی ہو۔ اور تنزل نہ ہو۔ کیونکہ اس میں تنزل کا کھٹکا ہے۔ اور اگر کل سے آج کی حالت روبہ تنزل ہے۔

تو یہ حالت اچھی نہیں۔ اس کے دور ہونے کے لئے ہو پیسہ اور رات دن ایک کر دینا چاہیئے۔ انسان ہمیشہ ترقی کا خواہاں اور خواہشمند ہے۔ ایک دوکاندار کو اگر کل کی نسبت آج زیادہ نفع نہ ہو۔ یا ایک ملازم کی ترقی نہ ہو۔ تو وہ اپنی اس حالت پر افسوس کرتا ہے۔ اسی طرح ایک مومن کو اس کے اعمال اور ایمان میں ترقی نہ ہو۔ اور کل کی حالت سے آج کی حالت بہتر نہ ہو۔ تو کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ افسوس دنیا کے واسطے تو وہ کوشش مگر ایمان کے واسطے کچھ بھی فکر نہیں۔

نبی اور رسول کے الفاظ کا استعمال

ایک روز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد مُبارک میں بعد نماز ظہر تشریف رکھتے تھے۔ کئی احباب پشاور راولپنڈی۔ لاہور وغیرہ سے آئے۔ ایک صاحب نے جو راولپنڈی سے آئے تھے۔ منجملہ اور حالات کے یہ بھی بیان کیا۔ کہ ایک رسالہ چھوٹا سا جو پیر صاحب کی تصنیف ہے۔ راجہ جہانداد خان صاحب کے ہاتھ میں دیکھا۔ انہوں نے اسکا ایک ورق بھی نہیں پڑھا۔ کہنے لگے۔ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ اور نفرت سے اُسے پھینکدیا۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ وہ کیا رسالہ ہے۔ جس پر راجہ صاحب کو اس قدر غصہ آیا۔ میں نے عرض کیا۔ حضور وہ رسالہ حضور کے ارشاد سے میں نے لکھا اور چھاپا گیا۔ اس کا نام تو سراج الحق ہے۔ لیکن عنوان کی سُرخی موٹے قلم سے کشفِ صحیح ہے۔ آپ نے فرمایا۔ وہ رسالہ تو ہم نے دیکھا ہے۔ اس میں تو کوئی ایسی بات نہیں۔ ہاں نبی و رسول کا لفظ ہوگا۔ اس لفظ سے ان کو غصہ آیا۔ فرمایا۔ وہ رسالہ لاؤ۔ میں جلدی سے وہ رسالہ کتب خانہ سے لے آیا۔ اس وقت کتب خانہ میرے سپرد تھا۔ آپ نے دست مبارک میں وہ رسالہ لیا۔ اور پڑھا۔ اس میں ایک جگہ لکھا تھا۔ برب کعبہ و برب محمد و احمد صلی اللہ علیہما وسلم۔ اور ایک جگہ بعض اور تعظیمی الفاظ کے ساتھ رسول اور نبی بھی لکھا تھا۔ فرمایا یہی وہ مقام راجہ صاحب کو گراں گزرے۔ ناسمجھی انسان کو خراب کرتی ہے۔

اس رسالہ کا نام سراج الحق جناب صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ اس زمانہ میں خاکسار اور پیر منظور محمد صاحب اور منشی کرم علی صاحب اور ایک اور کاتب ایک جگہ بیٹھ کر کاپی لکھا کرتے تھے۔ اور اخبار الحکم کی کاپی میں ہی لکھا کرتا تھا۔ جناب شیخ عرفانی صاحب نے بھی یہ رسالہ دیکھا۔ کاپی بھی درست کی۔ اس رسالہ کے لکھنے کا باعث یہ ہوا۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود احمد نبی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ سب احباب حلفیہ اپنا اپنا حال لکھیں۔ کہ کیونکر انہوں نے ہماری شناخت کی۔ اور کس طریق سے ہمیں سچا مانا۔ پس کئی احباب نے اپنا اپنا بیان لکھا۔ اور سب کا بیان حضرت اقدس علیہ السلام نے پڑھا۔ اور بعض دفعہ مجلس میں بیان بھی کیا۔ ابھی میں نے اس رسالہ کی کاپی کے دو صفحے ہی لکھے تھے۔ جو حضرت اقدس علیہ السلام ہمارے پاس تشریف لائے۔ اور عاجز سے فرمایا۔ کیا لکھ رہے ہو۔ میں نے عرض کیا۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل کر رہا ہوں۔ آپ نے کھڑے کھڑے جُھک کے پڑھا۔ چھپنے کے بعد حضرت خلیفۃ اوّل مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ تعالٰے عنہ نے پڑھ کر فرمایا۔ خوب ہی لکھا ہے۔ جزاک اللہ احسن الجزاء

رسول اللہؐ کی زیارت

ایک دفعہ ایک صوفی صاحب نے جو صاحب سجادہ اور ہمارے مہربان تھے۔ ایک خط مجھے لکھا۔ اور اس میں تحریر کیا کہ تم نے مرزا صاحب سے بعیت کر کے کیا لیا۔ اُنہوں نے کبھی رسول اللہؐ کی زیارت بھی کرائی ہے۔ میرے پاس آؤ۔ تو میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں کرا دوں۔ میں نے وہ خط حضرت اقدس علیہ السلام کے سامنے پیش کیا۔ اس کو پڑھ کر فرمایا۔ ان کو لکھ دو۔ قرآن شریف میں کہیں یہ ذکر آیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی یا کسی نبی رسول کی زیارت کا طریقہ دریافت کیا کرو۔ قرآن شریف میں تو یہ فکر ہے۔ کہ دعائیں کرو۔ تاکہ وصول الی اللہ کی راہیں معلوم ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ کا لقا و دیدار نصیب ہو شیطانی راہ سے محفوظ و مصئون رہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ اپنی مہربانی سے کسی نبی کی زیارت بھی کرا دے۔ نبیوں کی اتباع اور پیروی کا حکم ہے نہ انکی خواب میں زیارت کا۔ جیسے فرمایا۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا۔ اور فرمایا قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ۔ اب دیکھو یہاں ایمان لانے کا ذکر ہے۔ یا پیروی ۔ اور فرمانبرداری کا۔ جو نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ۔ سے ظاہر ہے۔ یہ ذکر نہیں۔ کہ ہمیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا ابراہیم اسمٰعیل۔ یعقوب علیہم السلام اور ان کی اولاد اور موسےٰ و عیسےٰ یا اور نبیوں کی خواب میں زیارت کرا دے۔ یہی جواب میں نے صوفی صاحب کو لکھ دیا۔ اس کے بعد میں نے لکھا۔ میں تو بیداری میں رسول اللہ صلعم کی پانچ وقت یا زیادہ زیارت کرتا ہوں۔ مجھے خواب کی کیا ضرورت ہے۔ بیداری اور خواب برابر ہو سکتا ہے؟ یہ لکھ کر مجھے خیال آیا۔ شاید اس میں غلطی نہ ہو۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دکھلا کر دریافت کر لوں۔ ظہر کی نماز کے وقت مسجد میں گیا۔ حضرت اقدس علیہ السلام بھی تشریف لے آئے۔ میں نے وہ خط پیش کیا۔ پڑھ کر ہنسنے لگے۔ فرمایا بہت خوب لکھا اور اچھا لکھا۔ اور فرمایا۔ یہ جواب صحیح ہے۔ بے شک بھیجدو۔

تلاوت قرآن کریم

جناب شیخ نور احمد صاحب رضی اللہ عنہ ساکن میر محمد امرتسری از اولاد حضرت شیخ فرید الدین گنجشکر مالک مطبع ریاض ہند امرتسر جن کے مطبع میں اکثر کتابیں اور اشتہار حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چھپے ہیں۔ اور براہین احمدیہ بھی انہوں نے چھاپی۔ یہ اور شیخ محمد حسین صاحب مرحوم مرادآبادی دونوں دوست تھے۔ اور میرے بھی نہایت گہرے دوست تھے۔ شیخ صاحب مرحوم اول الذکر نے قرآن شریف کی تلاوت کے بارہ میں دریافت کیا۔ کہ ہم کس طریق سے قرآن شریف کی تلاوت کریں۔ اُس وقت قرآن شریف کی عظمت پر ذکر تھا۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ اندھوں کی طرح قرآن شریف نہیں پڑھنا چاہیئے۔ قرآن شریف کو خدا تعالےٰ کا کلام یقین کر کے پڑھنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا۔ جو لوگ قرآن شریف تدبر اور سمجھکر نہیں پڑھتے اُن کے دلوں پر قفل لگے ہوئے ہیں۔ جب سے تدبر فی القرآن جاتا رہا۔ اسلام میں بھی انحطاط آتا گیا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا۔ جب اللہ کی آیتیں یاد دلائی جاتی ہیں۔ اندھے بہرے ہو کر نہیں گر پڑتے۔ قرآن شریف پڑھنے کا یہ طریق ہے۔ کہ قرآن شریف کو پڑھنا شروع کرے۔ اگر وہاں حمد و ثنا الٰہی ہے یا صفات الٰہی کا بیان ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کرنی چاہیئے۔ اور ایسا ہی یقین کرنا چاہیئے۔ اور اسپر کامل اعتقاد رکھنا چاہیئے۔ اگر جنت اور نعماء جنت کا ذکر ہے۔ یا مومن کی صفات کا بیان ہے۔ تو اس وقت اپنے آپ کو دیکھنا چاہیئے کہ یہ صفت مجھ میں ہے یا نہیں۔ اگر ہے۔ تو شکر الٰہی بجالانا چاہیئے۔ اور جو یہ صفت نہیں۔ تو طلب کرنا چاہیئے۔ اور دعائیں بہت کرنی چاہئیں تاکہ اس صفت سے متصف ہو۔ اور اگر بیان منافق اور کافر اور فاسق کا ہے۔ تو پھر اپنی حالت کو ٹٹولنا چاہیئے۔ کہ آیا میں ایسا ہوں یا نہیں۔ اگر نہیں۔ تو شکر الٰہی کرنا چاہیئے۔ اور اگر یہ صفات ہیں تو ڈرنا اور رونا اور استغفار کرنا چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان سے دور ہو کر مومن کی صفت حاصل کروں علےٰ ہذا القیاس۔ قرآن شریف تو ہندو اور عیسائی وغیرہ بھی پڑھتے ہیں۔ وہ تو اس نیت سے پڑھتے ہیں۔ کہ کوئی بات نکتہ چینی کی ہاتھ آ جائے۔ قرآن شریف تو ہدایت اور تزکیہ و تصفیہ قلوب کے لئے نازل ہوا ہے۔ اسلیئے اسکو اسی طرح صاف نیت سے تلاوت کرنا چاہیئے۔ اور بالکل خالی الذہن ہو کر خالص رضاء الٰہی حاصل کرنے کیلئے پڑھنا چاہیئے۔ (خاکسار سراج الحق [illegible])

بین الاقوامی اتحاد کیلئے اسلام کا پیش کردہ اصل

اسلام اپنی سچائی اور صداقت منوانے کے لئے دوسرے مذاہب کی خوبیوں کو نظر انداز نہیں کرتا۔ بلکہ ان کا اقرار کرتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالٰے عیسائی سناؤں۔ پادریوں۔ اور واعظوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ وہ حلیم۔ خوش اخلاق اور محبت کرنے والے ہوتے ہیں۔ ان میں یہ خوبی ہے۔ کہ وہ تکبر نہیں کرتے۔ اِس سے ظاہر ہے۔ کہ قرآن کریم نے کسی واقعی خوبی کا انکار نہیں کیا۔ بلکہ وہ خوبیوں کا اقرار کرتا اور اپنے متبعین سے بھی یہی چاہتا ہے۔ کہ وہ بھی ہر مذہب والے کی تعظیم اور تکریم کریں۔ کیونکہ اسلام نے یہ بھی اصل بیان فرمایا ہے۔ کہ ہر مذہب کی ابتداء خدا کے ہاتھوں سے ہوئی۔ کسی وقت یہودیت کا پودہ اُس نے لگایا۔ کسی وقت عیسائیت کو قائم کیا۔ اور کسی وقت باقی مذاہب کو اُتارا۔ پس اسلام سکھاتا ہے۔ کہ جب ہر مذہب کی ابتداء خدا کی طرف سے ہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ ہر مذہب میں ضرور کچھ نہ کچھ خوبیاں اور حسنات ہوں۔ اور ان کا اعتراف کرنا چاہیئے۔ چنانچہ ایک جگہ اللہ تعالٰے مذاہب کی باہمی کشمکش کے متعلق فرماتا ہے۔ وقالت الیھود لیست النصارٰی علٰی شیءٍ وقالت النصارٰی لیست الیھود علٰی شیءٍ وھم یتلون الکتٰب۔ کتنا تعجب اور اندھیر ہے۔ یہودی کہتے ہیں۔ عیسائی بالکل جھوٹے ہیں۔ اور عیسائی کہتے ہیں یہودیوں میں کوئی خوبی نہیں۔ حالانکہ وہ ایک ہی کتاب پڑھتے۔ اور اسی پر اپنے عقائد کا دارومدار رکھتے ہیں۔ کیا یہ عجیب بات نہیں۔ کہ یہودی بھی تورات مانیں اور عیسائی بھی اسے قبول کریں۔ اور حضرت مسیح ناصری بھی کہیں کہ یہ نہ سمجھو۔ میں تورات یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں۔ بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ پھر بھی عیسائی اور یہود دونوں ایک دوسرے میں کوئی خوبی نہ دیکھیں۔

یہ اصل بیان کر کے اسلام نے صُلح و محبت اور عالمگیر اخوت کا عظیم الشان باب کھول دیا ہے۔ آج دنیا میں ہر مذہب والا دوسرے اہل مذاہب کی تحقیر کی کوشش کرتا۔ اور انکی دلآزاری کی ہر امکانی رنگ میں کوشش کرتا ہے۔ مگر صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے۔ جو دوسروں کی خوبیوں کا اعتراف کرتا ہے۔ اور اپنے متبعین سے یہ اصول منواتا ہے۔ کہ چونکہ ہر مذہب کی ابتداء خدائے پاک کے ہاتھوں سے ہوئی۔ اِس لئے ان کو سراسر خوبیوں سے محروم نہ سمجھو۔

اسلام نے بین الاقوامی اتحاد کے لئے یہ ایک ایسا بہترین اور مؤثر علاج تجویز کیا ہے۔ کہ اگر آج دنیا اس پر عمل پیرا ہو۔ تو بغض و حسد کی چنگاریاں سرد ہو جائیں۔ آتشِ عناد ٹھنڈی پڑ جائے۔ اور باہمی کدورت کے دھوئیں دیکھتے ہی دیکھتے بالکل غائب ہو جائیں۔

بے شک دنیا میں ہزاروں مذاہب ہیں۔ مگر دیکھو کس مذہب نے صُلح کی داغ بیل ڈالی۔ کس نے دوسروں کی خوبیوں کا اعتراف کرتے ہوئے اخوتِ باہمی کو مضبوط کیا۔ اور پھر کس نے لاتسبّوا الذین یدعون من دون اللّٰہ کہکر معبودانِ باطلہ تک کو گالی دینا ناجائز قرار دیا۔ صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے۔ جس نے یہ بے نظیر راہِ صلح تجویز کی۔ اگر اہل مذاہب ایک دوسرے کے قابل تعظیم بزرگوں اور پیشواؤں کی تحقیر و تذلیل سے باز رہیں۔ انہیں عزت و تکریم کی نظر سے دیکھیں۔ ان کا ذکر شرافت اور تہذیب سے کریں۔ تو آج آپس کے بہت سے جھگڑوں کا صفایا ہو جاتا۔ آج ایک دوسرے کی دشمنی اور عداوت کی بجائے محبت اور الفت پیدا ہو سکتی۔ اور آج ہر مذہب کے لوگ آپس میں بھائی بھائی بن سکتے ہیں۔

دنیا بین الاقوامی اتحاد کے لئے بے تاب ہے۔ اس کے لئے قواعد اور ضوابط تجویز کر رہی ہے۔ مجلسیں قائم ہو رہی ہیں۔ لاکھوں روپے اِس غرض کے لئے خرچ کئے جا رہے ہیں۔ لیکن جب تک دنیا میں مختلف مذاہب موجود ہیں۔ جو رہتی دنیا تک رہیں گے۔ اسوقت تک کوئی اصل اور کوئی ضابطہ سوائے اس کے بین الاقوامی اتحاد قائم نہیں کر سکتا۔ کہ کسی مذہب کے بزرگوں کی ہتک نہ کی جائے۔ بلکہ تعظیم و تکریم سے ان کا ذکر کیا جائے۔ ہر مذہب کی خوبیوں کا اعتراف کیا جائے۔ اور ان کی داد دی جائے۔ جب یہ اصل دنیا میں رائج ہو گیا۔ اس وقت بین الاقوامی اتحاد قائم ہو سکے گا:

اِس زمانہ میں خدا تعالٰے کی طرف سے تمام اقوامِ عالم میں صلح اور اتحاد کرانے کے لئے جو انسان مبعوث ہوا۔ اور جسے سابقہ نوشتوں میں امن کا شاہزادہ قرار دیا گیا۔ اس نے اسی اسلامی اصل کو جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ وضاحت اور تفصیل کے ساتھ دنیا کے سامنے رکھا۔ چنانچہ آپ نے مختلف اقوام کو صلح کا پیغام دیتے ہوئے "پیغام صلح" کے نام سے جو کتاب تصنیف فرمائی۔ اس میں لکھا۔

"اے عزیزو!! قدیم تجربہ اور بار بار کی آزمائش نے اس امر کو ثابت کر دیا ہے۔ کہ مختلف قوموں کے نبیوں اور رسولوں کو توہین سے یاد کرنا اور ان کو گالیاں دینا ایک ایسی زہر ہے۔ کہ نہ صرف انجام کار جسم کو ہلاک کرتی ہے۔ بلکہ روح کو بھی ہلاک کر کے دین اور دنیا دونوں کو تباہ کرتی ہے۔ وہ ملک آرام سے زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ جس کے باشندے ایک دوسرے کے رہبرِ دین کی عیب شماری اور ازالہ حیثیت عرفی میں مشغول ہیں۔ اور ان قوموں میں ہرگز سچا اتفاق نہیں ہو سکتا۔ جن میں سے ایک قوم یا دونوں ایک دوسرے کے نبی یا رشی اور اوتار کو بدی یا بدزبانی کے ساتھ یاد کرتے رہتے ہیں۔ اپنے نبی یا پیشوا کی ہتک سُنکر کس کو جوش نہیں آتا۔ خاصکر مسلمان ایک ایسی قوم ہے۔ کہ وہ اگرچہ اپنے نبی کو خدا یا خدا کا بیٹا تو نہیں بناتی۔ مگر آنجناب کو ان تمام برگزیدہ انسانوں سے بزرگتر جانتے ہیں۔ کہ جو ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے پس ایک سچے مسلمان سے صلح کرنا کسی حالت میں بجز اس صورت ممکن نہیں۔ کہ انکے پاک نبی کی نسبت جب گفتگو ہو۔ تو بجز تعظیم اور پاک الفاظ کے یاد نہ کیا جائے۔

اور ہم لوگ دوسری قوموں کے نبیوں کی نسبت ہرگز بدزبانی نہیں کرتے۔ بلکہ ہم یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ جسقدر دنیا میں مختلف قوموں کیلئے نبی آئے۔ اور کروڑہا لوگوں نے انکو مان لیا ہے۔ اور دنیا کی کسی ایک حصہ میں انکی محبت اور عظمت جاگزیں ہو گئی ہے اور ایک زمانہ دراز اس محبت اور اعتقاد پر گذر گیا ہے۔ تو بس یہی ایک دلیل ان کی سچائی کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ اگر وہ خدا کی طرف سے نہ ہوتے تو یہ قبولیت کروڑہا لوگوں کے دلوں میں نہ پھیلتی۔ خدا اپنے مقبول بندوں کی عزت دوسروں کو ہرگز نہیں دیتا۔ اور اگر کوئی کاذب انکی کرسی پر بیٹھنا چاہے۔ تو جلد تباہ ہوتا اور ہلاک کیا جاتا ہے۔"

یہ اصل پیش کرنیکے بعد آپ نے اس پر عملی طور پر کاربند ہونیکا یہ طریق قرار دیا۔ در اگر اسی قسم کی صلح تام کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان طیار ہوں کہ وہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں۔ اور آئندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں۔ تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے پر طیار ہوں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہونگے۔ اور وید اور اسکے رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام لینگے۔ اور اگر ایسا نہ کرینگے۔ تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی۔ ہندو صاحبان کی خدمت میں ادا کرینگے۔ اور اگر ہندو صاحبان دل سے ہمارے ساتھ صفائی کرنا چاہتے ہیں۔ تو وہ بھی ایسا ہی اقرار لکھکر اس پر دستخط کر دیں اور اسکا مضمون بھی یہ ہوگا۔ کہ ہم حضرت محمد مصطفٰے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں۔ اور آپکو سچا نبی اور رسول سمجھتے ہیں۔ اور آئندہ آپکو ادب اور تعظیم کے ساتھ یاد کرینگے۔ جیسا کہ ایک ماننے والے کے مناسب حال ہے اور اگر ہم ایسا نہ کریں۔ تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی احمدی سلسلہ کے پیشرو کی خدمت میں پیش کرینگے۔ یاد رہے کہ ہماری احمدی جماعت چار لاکھ سے کچھ کم نہیں ہے۔ اسلئے ایسے بڑے کام کیلئے تین لاکھ روپیہ چندہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔"

بالآخر فرمایا۔ پیارو!! صلح جیسی کوئی بھی چیز نہیں۔ آؤ ہم اس معاہدہ کے ذریعہ سے ایک ہو جائیں۔ اور ایک قوم بنجائیں۔ آپ دیکھتے ہیں۔ کہ باہمی پھوٹ سے کسقدر پھوٹ پڑ گئی ہے۔ اور ملک کو کسقدر نقصان پہنچا ہے۔ آؤ اب یہ بھی آزما لو۔

نظارتوں کے اعلانات

نظارت دعوۃ و تبلیغ

تبلیغی سکرٹریوں کے لئے اعلان

متعدد اعلانات کے نتیجہ میں ۱۴ ؍ اگست تک جن جماعتوں نے تبلیغی سیکرٹریوں کا نیا انتخاب کر کے دفتر کو اطلاع دی ہے ان کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ جن جماعتوں کا نام اس فہرست میں نہیں۔ وہ نوٹ کر لیں۔ کہ ان کے تبلیغی سکرٹری کا نام و پتہ اس دفتر میں نہیں ہے۔ اور انہیں جلد اطلاع دینی چاہئے:۔

امرتسر۔ گھسیانہ ۔ (ضلع جھنگ) جہلم ۔ رامپور ۔ چکوال۔ کریام ۔ دہلی ۔ ڈیرہ غازیخان ۔ راولپنڈی ۔ چک نمبر ۹۹ شمالی۔ چک نمبر ۱۱۶ ۔ چک نمبر ۳۳ جنوبی ۔ چک نمبر ۳۷ جنوبی ۔ لالیاں ۔ چک نمبر ۳۲ جنوبی ۔ سرگودھا ۔ سیالکوٹ شہر ۔ بن باجوہ ۔ پوہلا مہاراں (ضلع سیالکوٹ) فیروزپور ۔ گوجرانوالہ ۔ گجرات فتح پور ۔ جلال پور جٹاں ۔ گورداسپور ۔ فیض اللہ چک ۔ بٹالہ ۔ گنج مغلپورہ ۔ چک نمبر ۵۶۵ ۔ جڑانوالہ ۔ گوکھووال چک نمبر ۱۲۱ ۔ چک نمبر ۲۱۳ چچ ۔ اسلام پورہ ۔ (ضلع لائلپور) مظفر گڑھ ۔ ملتان منٹگمری رینالہ اسٹیٹ (ضلع منٹگمری) کاٹھگڑھ (ضلع ہوشیار پور) پشاور مردان ۔ نوشہرہ ۔ خیبر ایجنسی ۔ کوہاٹ ۔ چک نمبر ۱۱۲ (ریاست بہاولپور) پٹیالہ ۔ کوٹلی (ریاست جموں) ۔ کانپور ۔ شاہجہانپور ۔ منصوری ۔ مراد آباد ۔ علی گڑھ ۔ چندوسی ۔ کنڈوا ۔ بریلی ۔ بھاگلپور ۔ میمو ۔ (برما) محبوب نگر ۔ سکندرآباد (حیدرآباد ریاست) بڈھا گوٹھ ۔ کراچی ۔ سکھر ۔ کولمبو:۔

ان جماعتوں کے علاوہ ہندوستان اور بیرون ہندوستان کی اور کسی جماعت کے تبلیغی سیکرٹری کا پتہ اس دفتر میں نہیں ہے۔ اس لئے جن جماعتوں کا نام اس فہرست میں نہیں ہے وہ فوراً تبلیغی سیکرٹری منتخب کر کے اطلاع دیں۔ میں اس بارہ میں جماعتوں سے خط و کتابت بھی کر رہا ہوں۔

تین انعام

تبلیغی سکرٹریوں کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ نے امسال تین انعام ۱۵ ۔ ۱۰ اور پانچ روپیہ کے مقرر کئے ہیں۔ جن کا فیصلہ تبلیغی کام کے نتائج ۔ محنت اور ماہواری تبلیغی رپورٹوں کی باقاعدگی کو مدنظر رکھ کر کیا جائیگا۔ یہ انعام ذاتی نہیں۔ بلکہ اس جماعت کے ہونگے جو انعام کی مستحق سمجھی جائیگی ۔ اور انعامات کتب ۔ اخبارات اور رسائل کی صورت میں دیئے جائینگے۔ تمام جماعتوں کو حصول انعام کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

نظارت تالیف و تصنیف

ریویو کے لئے مضامین

قبل ازیں اخبار الفضل میں کئی بار اعلان کیا جا چکا ہے کہ احباب انگریزی ریویو کے لئے مضامین لکھکر بھیجا کریں جو ریویو میں چھپوائے جائیں گے۔ مضمون نگار کے لئے ثواب کا موجب ہوگا۔ اور مغربی لوگوں کے لئے ہدایت کا سبب۔ اور جو احباب انگریزی میں مضمون لکھنے کی مہارت نہ رکھتے ہوں۔ وہ اردو میں علمی مضمون لکھ دیا کریں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ احباب نے اس طرف بہت کم توجہ کی ہے۔ اب پھر بذریعہ اس اعلان کے احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ جو صاحب مضامین بھیج سکیں۔ مضامین بھیجیں۔ اور جو دوست کوئی علمی اعتراض اسلام کے متعلق یا مطلق مذہب کی ضرورت وغیرہ پر بھیجنا چاہیں تو وہ نظارت تالیف و تصنیف میں براہ راست بھجوا دیا کریں۔ ان کے جوابات سن رائز یا ریویو میں شایع کئے جائیں گے:۔

(ناظر تالیف و تصنیف)

نظارت تعلیم و تربیت

تربیت کے لئے احباب کی ضرورت

قبل ازیں دو مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ بعض جماعتوں کی تربیت کے لئے ایسے احباب کی ضرورت ہے۔ جو نماز اور قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا سکتے ہوں۔ اور اگر ضرورت ہو۔ تو حدیث کی کوئی کتاب پڑھا سکیں۔ اس کے لئے اب تیسری بار پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جس قدر دوست اس غرض کے لئے اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہوں۔ وہ اپنے ناموں سے جلد از جلد نظارت تعلیم و تربیت کو مطلع فرمائیں۔ نیز اس امر سے بھی اطلاع دیں۔ کہ کتنے عرصہ کے لئے احباب اپنی خدمات اس غرض کے لئے دے سکتے ہیں:۔

ضرورت مدرس

مڈل سکول گھٹالیاں ضلع سیالکوٹ کے لئے دو ٹیچروں کی ضرورت ہے۔ ایک ایف ۔ اے ۔ جے ۔ اے ۔ وی اور دوسرا جے ۔ وی ۔ خواہشمند احباب اپنی اپنی درخواستیں معہ سفارش مقامی امیر یا سیکرٹری جماعت براہ راست چوہدری رحمت خان صاحب سکرٹری ایجوکیشنل بورڈ گھٹالیاں ڈاکخانہ چندر کے جٹاں کے پاس بھیج کر تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ کر لیں:۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

نظارت اعلیٰ

جماعت احمدیہ خیبر ایجنسی کے عہدہ دار

جماعت احمدیہ خیبر ایجنسی کے ذیل کے عہدہ دار منتخب ہوئے ہیں:۔

(۱) جنرل سکرٹری ۔ مرزا یوسف علی صاحب آفیسر منشی ۔
(۲) فنانشل سکرٹری ۔ مسیح الدین صاحب احمد سکول ماسٹر ۔
(۳) سکرٹری دعوۃ و تبلیغ ۔ ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ۔
(۴) سکرٹری تعلیم و تربیت ۔ مسیح الدین صاحب احمد ۔

جماعت احمدیہ ممباسہ کے عہدہ دار

(۱) پریزیڈنٹ ۔ مسٹر اکبر علی خان صاحب ٹھیکیدار ۔
(۲) جنرل سیکرٹری ۔ محمد عالم چیف گڈس کلرک ۔
(۳) سیکرٹری تبلیغ و اشاعت ۔ عبد الحکیم جان صاحب
(۴) سیکرٹری تربیت ۔ شیخ صالح محمد صاحب ہیڈ کلرک ۔
(۵) محاسب ۔ مسٹر الٰہی بخش صاحب:۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

جماعت احمدیہ پٹھانکوٹ کے عہدیدار

یکم اگست کے جلسہ میں حسب ذیل عہدیداران منتخب ہوئے

(۱) خزانچی ۔ غلام قادر صاحب
(۲) پریزیڈنٹ ۔ غلام قادر سیکرٹری میونسپل کمیٹی پٹھانکوٹ ۔
(۳) جنرل سیکرٹری ۔ مولوی عبد الکریم صاحب نانقرہ پٹھانکوٹ:۔
(۴) سیکرٹری تبلیغ و اشاعت ۔ مولوی عبد الکریم صاحب ۔
(۵) محصل برائے پٹھانکوٹ شیخ نور الدین صاحب ۔
(۶) محصل برائے موضع دولت پور چوہدری غلام حسین صاحب:۔

(خاکسار غلام قادر سیکرٹری میونسپل کمیٹی پٹھانکوٹ)

نظارت امور خارجیہ

کونسل اور اسمبلی کے انتخابات

امیدواران انتخاب کونسل پنجاب و اسمبلی کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی امداد حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ باقاعدہ تحریری درخواست ناظر امور خارجیہ قادیان کے نام بھیجی جائے۔ ایسے امور میں زبانی بات تسلیم نہیں کی جا سکتی ۔ پس جو صاحب کونسل یا اسمبلی کے لئے کھڑا ہونا چاہیں۔ اور ہماری جماعت کی امداد کے خواہاں ہوں انہیں چاہئے۔ کہ وہ فوراً تحریری درخواست دفتر مذکورہ میں بھیج دیں۔

(ناظر امور خارجیہ قادیان)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اشتہار

موسم سرما کے ٹائم ٹیبل میں اہم تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ جن پر یکم ستمبر ۱۹۳۰ء سے عمل شروع ہو جائیگا۔ تفصیلی اوقات کے لئے براہ کرم ٹائم ٹیبل اینڈ فیئر ٹیبل بابت ستمبر ۱۹۳۰ء ملاحظہ فرمائیں۔ جو اب تمام بڑے بڑے سٹیشنوں اور ریلوے بک سٹالوں سے مل سکتا ہے۔

پشاور چھاؤنی۔ لاہور۔ انبالہ چھاؤنی سہارنپور اور دہلی

(۱) نمبر ۳۔ اپ اور نمبر ۴۔ ڈاؤن فرنٹیئر میل گاڑیاں جو آجکل دہلی اور پشاور چھاؤنی کے درمیان براستہ بھٹنڈہ چلتی ہیں۔ وہ آئندہ کرنال۔ انبالہ کے راستہ سے چلا کرینگی۔

نمبر ۳۔ اپ میل دہلی سے بجائے ۱۲ بجکر ۱۰ منٹ کے ۱۲ بجے روانہ ہوگی۔ اور ۱۲ بجکر ۳۹ منٹ پر لاہور پہونچیگی۔ ۱۲ بجکر ۴ منٹ پر لاہور سے روانہ ہوگی۔ اور ۸½ کی بجائے ۸ بجکر ۵۴ منٹ پر پشاور چھاؤنی سٹیشن پر پہونچے گی۔

نمبر ۴ ڈاؤن میل ۱۰ بجکر ۵ منٹ کی بجائے ۱۱ بجے پشاور چھاؤنی سے روانہ ہوگی۔ اور ۲ بجکر ۳۰ منٹ پر لاہور پہونچے گی۔ اور ۲ بجکر ۵۰ منٹ پر لاہور سے روانہ ہوگی۔ اور دہلی میں سات بجکر ۲ منٹ کی بجائے آئندہ ۸ بجکر ۵ منٹ پر پہنچا کرے گی۔

(۲) لاہور اور پشاور چھاؤنی کے درمیان نمبر ۱ اپ اور ۲ ڈاؤن کلکتہ میل ٹرینوں پر تھرڈ کلاس کے مسافر بھی سفر کرسکیں گے۔

(۳) نمبر ۱۷ اپ اور ۲۷ ڈاؤن بنگال ایکسپریس ٹرینیں ہوڑہ اور پشاور چھاؤنی کے درمیان چلنے کی بجائے اب صرف ہوڑہ اور لاہور کے درمیان چلا کریں گی۔ نمبر ۱۷ اپ ہوڑہ سے سہارنپور میں ۲۰ بجکر ۵۵ منٹ پر پہونچیگی۔ اور وہاں سے ۲۱ بجکر ۲۰ منٹ پر روانہ ہو جائے گی۔ اور لاہور میں ۶ بجے پہنچا کریگی۔

نمبر ۲۷ ڈاؤن لاہور سے ۱۶ بجکر ۵۴ منٹ پر روانہ ہوگی۔ اور ۲ بجکر ۵۲ منٹ پر سہارنپور میں پہونچیگی۔ اور ۲ بجکر ۵۴ منٹ پر وہاں سے ہوڑہ کے لئے روانہ ہوا کریگی۔

(۴) نمبر ۴۵ ڈاؤن اور نمبر ۵۵ اپ ایکسپریس ٹرینیں جو آجکل پشاور چھاؤنی اور لاہور کے درمیان چلتی ہیں۔ ان کو آئندہ دہلی تک وسعت دی جائیگی۔ نمبر ۵۵ اپ ۱۴ بجکر ۱۰ منٹ پر دہلی سے روانہ ہوگی۔ اور ۱۸ بجکر ۳ منٹ پر لاہور پہونچیگی۔ لاہور سے ۱۹ بجکر ۳ منٹ پر روانہ ہو کر ۱۳ بجکر ۸ منٹ پر پشاور چھاؤنی سٹیشن پر پہونچ جایا کریگی۔

نمبر ۴۵۔ ڈاؤن پشاور چھاؤنی سے ۱۷ بجکر ۱۰ منٹ پر روانہ ہوگی۔ اور ۹ بجکر ۳۰ منٹ پر لاہور پہونچیگی۔ ۹ بجکر ۵۰ منٹ پر وہاں سے روانہ ہو کر ۲۰ بجکر ۵ منٹ پر دہلی پہونچیگی۔

(۵) چونکہ نمبر ۴۵۔ ڈاؤن اور ۵۵ اپ کو دہلی تک وسعت دی گئی ہے۔ اس لئے نمبر ۱۵۔ اپ اور ۱۸ ڈاؤن ٹرینیں دہلی اور سہارنپور کے درمیان منسوخ کردی جائینگی۔

(۶) لاہور اور راولپنڈی کے درمیان دوپہر کی سیدھی جانیوالی ٹرین کا انتظام بہم پہونچانے کے لئے نمبر ۲۱۔ اپ اور ۲۲ ڈاؤن ٹرینوں کو جو آجکل لاہور اور لالہ موسےٰ کے درمیان چلتی ہیں۔ راولپنڈی تک توسیع دی جائے گی۔ نمبر ۲۱ اپ ۱۳ بجکر ۵۳ منٹ کی بجائے ۱۲ بجکر ۲۸ منٹ پر لاہور سے روانہ ہوگی۔ اور راولپنڈی سٹیشن پر ۲۰ بجکر ۵ منٹ پر پہونچا کریگی۔ نمبر ۲۲ ڈاؤن راولپنڈی سے ۸ بجکر ۵۴ منٹ پر روانہ ہوگی۔ اور ۱۹ بجکر ۵ منٹ پر لاہور پہونچیگی۔

(۷) نمبر ۵۸۔ ڈاؤن بمبئی ایکسپریس لاہور سے ۶ بجکر ۲۰ منٹ کی بجائے ۷ بجے روانہ ہوگی۔ اور دہلی میں ۲۰ بجکر ۲۵ منٹ کی بجائے ۲۰ بجکر ۵۳ منٹ پر پہونچا کریگی۔

دہلی۔ انبالہ چھاؤنی اور کالکا

(۸) کنگزوے۔ دہلی برانچ پبلک کی آمدورفت کے لئے یکم اکتوبر ۱۹۳۰ء سے دوبارہ کھل جائے گی۔ اور دہلی صدر اور کنگزوے کے درمیان دونو طرف سے ایک ایک ٹرین مندرجہ ذیل اوقات پر آیا جایا کریگی۔

۱۰ بجکر ۱۲ منٹ پر روانگی کنگزوے۔ آمد ۱۰ بجکر ۴۱ منٹ پر

۱۱ بجے آمد دہلی۔ روانگی ۸ بجکر ۲۵ منٹ

(۹) نمبر ۲۳۔ اپ مسافر گاڑی ۱۷ بجکر ۲۵ منٹ کی بجائے ۱۸ بجکر ۵ منٹ پر دہلی سے روانہ ہوگی۔ اور انبالہ چھاؤنی کے سٹیشن پر ۲۳ بجکر ۳۹ منٹ پر پہونچا کریگی۔ جہاں وہ ۲ ڈاؤن کلکتہ میل کے ساتھ انبالہ چھاؤنی پر مل جائیگی۔ اور انبالہ چھاؤنی سے ۔ بجکر ۹ منٹ پر روانہ ہوگی۔ اور ۲ بجکر ۳۸ منٹ پر کالکا سٹیشن پر پہونچیگی۔

کالکا۔ شملہ

(۱۰) یکم اکتوبر ۱۹۳۰ء سے ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۳۰ء تک کالکا اور شملہ کے درمیان انٹر اور تھرڈ کلاس کے مسافروں کیلئے ایک زائد گاڑی جاری کی جائیگی۔ نمبر ۴۹۔ اپ ٹرین کالکا سے ۲۱ بجکر ۱۰ منٹ پر روانہ ہوگی۔ اور ۴ بجکر ۵۰ منٹ پر شملہ پہونچیگی۔ نمبر ۴۲ ڈاؤن شملہ سے ۱۳ بجکر ۱۵ منٹ پر روانہ ہوگی۔ اور ۱۹ بجکر ۸ منٹ پر کالکا پر پہونچا کریگی۔

دہلی۔ بھٹنڈہ۔ لاہور

(۱۱) لاہور سے دہلی تک موزوں شام کی گاڑی کا انتظام بہم پہونچانے کیلئے اور کراچی کی سمت سے بھٹنڈہ پر سر لسبر آنے والی مسافر گاڑی کے لئے رابطہ پیدا ...

مسافر گاڑی لاہور سے ۱۷ بجکر ۳۰ منٹ پر روانہ ہوگی۔ اور دہلی ۷ بجکر ۵۴ منٹ پر پہونچیگی۔ لاہور اور جیند کے درمیان یہ گاڑی غیر معروف سٹیشنوں پر سے گذریگی۔ اور بی۔ بی۔ اینڈ سی۔ آئی ریلوے کی ۱۶ اپ فرنٹیئر میل کے ساتھ اور جی۔ آئی۔ پی کی ۶۔ اپ پنجاب میل کے ساتھ دہلی پر مل جائے گی۔

(۱۲) نمبر ۱۶ ڈاؤن بمبئی ایکسپریس ٹرین لاہور سے بجائے ۹ بجکر ۱۰ منٹ کے ۱۰ بجے روانہ ہوا کریگی۔ اور دہلی ۲۰ بجکر ۵۵ منٹ پر پہونچا کریگی۔

لاہور۔ کراچی

(۱۳) نمبر ۷۔ اپ کراچی میل کراچی شہر سے ۲۰ بجکر ۵۵ منٹ کی بجائے ۱۹ بجکر ۵ منٹ پر روانہ ہوگی۔ اور ۱۸ بجکر ۱۵ منٹ کی بجائے ۱۷ بجکر ۵۴ پر لاہور پہونچیگی۔ یہ گاڑی ۲ ڈاؤن کلکتہ میل کے ساتھ لاہور سٹیشن پر ملجایا کریگی۔ اور ۱۸ بجکر ۱۵ منٹ پر روانہ ہوا کریگی۔

کوئٹہ لاہور سروس کی درجہ اول اور درجہ دوم کی مشترکہ بوگی جس کو نمبر ۲ ڈاؤن کوئٹہ میل کوئٹہ سے روہڑی تک لاتی ہے۔ آئندہ نمبر ۴ ڈاؤن مسافر گاڑی کے ساتھ لگائی جائیگی۔ جو کوئٹہ سے ۱۴ بجکر ۱۵ منٹ پر روانہ ہوا کریگی۔ اور ۳ بجکر ۱۰ منٹ پر روہڑی میں پہونچیگی جہاں وہ نمبر ۷۔ اپ کراچی میل کے ساتھ مل جائے گی۔ اور روہڑی سے ۴ بجکر ۱۴ منٹ پر روانہ ہوگی۔

کراچی شہر اور لاہور کے درمیان نمبر ۷۔ اپ اور ۸ ڈاؤن کراچی میل گاڑیوں کے ساتھ ڈائننگ کار لگائی جائے گی جو آجکل روہڑی اور لاہور کے درمیان لگائی جاتی ہے۔

نمبر ۷ اپ اور ۸ ڈاؤن کراچی میل گاڑیاں ... اور خیرپور میرس سٹیشنوں پر نہیں ٹھہرا کریں گی۔ یہ گاڑیاں ... سٹیشنوں پر حسب ضرورت درجہ اول کے مسافروں ... کرینگی۔ بشرطیکہ ان مسافروں کی مسافت ۱۰۰ میل سے کم ...

(۱۴) کراچی شہر اور لاہور کے درمیان ایک مزید ... کا انتظام مہیا کرنے کے لئے نمبر ۳۱۔ اپ اور ۳۲ ڈاؤن ... جو آجکل کراچی شہر اور خانپور کے درمیان چلتی ہیں۔ ... تک وسعت دی جائیگی۔ یہ ٹرینیں لاہور اور ملتان ... چلنے والی موجودہ نمبر ۳۱۔ اپ اور نمبر ۳۲۔ ڈاؤن ٹر... چلائی جائینگی۔

(۱۵) لاہور اور روہڑی کے درمیان ... اور نمبر ۲۶۱۔ اپ کو جنگ ایکسپریس ... اور تیسرے درجہ کے مسافروں کے لئے گا... تعداد لگائی جائے گی۔

(۱۶) مندرجہ ذیل برانچ لائنوں پر چلنے ... کے اوقات میں بھی تبدیلیاں واقع ہوئی ...

۱۔ نوشہرہ۔ درگئی۔

[illegible] ماڑی انڈس۔ داؤدخیل۔
۵۔ لاہور۔ نارووال چک عمرو
۶۔ فیروزپور چھاؤنی۔ جالندھر شہر۔
۷۔ جالندھر شہر۔ ہوشیارپور۔

۸۔ نرال شہر۔ دوابہ۔ راہوں و جیجون دوابہ
۹۔ امرتسر۔ قصور۔ پاکپٹن۔ لودھراں
۱۰۔ امرتسر۔ پٹھانکوٹ
۱۱۔ بہاولنگر۔ میکلوڈ گنج روڈ فیروزپور و لدھیانہ
۱۲۔ خانیوال وزیرآباد

۱۷۔ مندرجہ ذیل فالتو گاڑیاں چلائی جائیں گی :-

نمبر شمار	نمبر ٹرین	سٹیشن روانگی	وقت روانگی	آخری سٹیشن منزل مقصود	پہنچنے کا وقت	کیفیت
۱	۴۵ ڈاؤن ایکسپریس	لاہور	۹ بجکر ۵۰ منٹ	دہلی	۲۳ بجکر ۵ منٹ	نمبر ۴۵ ڈاؤن اور ۵۵ اپ جو آجکل پشاور چھاؤنی اور لاہور کے درمیان چلتی ہیں۔ انکو سہارنپور کے راستہ سے دہلی تک آنے جانے کی توسیع دی گئی ہے۔
۲	۵۵ اپ ایکسپریس	دہلی	۴ بجکر ۱۰ منٹ	لاہور	۱۸ بجکر ۴۰ منٹ	
۳	۹۹ اپ مسافر گاڑی	لدھیانہ	۱۲ بجکر ۴۰ منٹ	جالندھر شہر	۱۴ بجکر ۱۳ منٹ	نمبر ۹۸ ڈاؤن اور ۹۹ اپ گاڑیاں جو آجکل امرتسر اور جالندھر کے درمیان چلتی ہیں انکو لدھیانہ تک آمدورفت کی توسیع دی گئی ہے۔
۴	۹۸ ڈاؤن مسافر گاڑی	جالندھر شہر	۸ بجکر ۶ منٹ	لدھیانہ	۹ بجکر ۵ منٹ	
۵	۲۱ اپ	لالہ موسیٰ	۷ بجکر ۲۵ منٹ	راولپنڈی	۱۰ بجکر ۱۵ منٹ	نمبر ۲۱ اپ اور ۲۲ ڈاؤن جو آجکل لاہور اور لالہ موسیٰ کے درمیان چلتی ہیں۔ انکو راولپنڈی تک آمدورفت کی وسعت دی گئی ہے۔
۶	۲۲ ڈاؤن	راولپنڈی	۸ بجکر ۴۵ منٹ	لالہ موسیٰ	۱۲ بجکر ۵ منٹ	
[illegible]	۲۶ ڈاؤن	ماڑی انڈس	۲۲ بجکر ۴۰ منٹ	داؤدخیل	۲۳ بجکر ۶ منٹ	
[illegible]	۴۳ اپ	کوٹری	۱۷ بجکر ۵۰ منٹ	حیدرآباد	۱۸ بجکر ۱۳ منٹ	نمبر ۴۴ ڈاؤن جو آجکل جیکب آباد اور کوٹری کے درمیان چلتی ہے حیدرآباد تک توسیع دی گئی ہے۔
[illegible]	۱۱[illegible] ڈاؤن	خانپور	۱۴ بجکر ۱۵ منٹ	روہڑی	۲۰ بجکر ۱۰ منٹ	
[illegible]	[illegible] اپ	سکھر	۷ بجکر ۱۵ منٹ	خانپور	۱۳ بجکر ۴ منٹ	
[illegible]	[illegible] ڈاؤن	خانیوال	۱۵ بجکر ۱۵ منٹ	ملتان	۱۷ بجکر ۲۵ منٹ	
[illegible]	[illegible] اپ	ملتان چھاؤنی	۱۰ بجکر ۵ منٹ	خانیوال	۱۲ بجکر ۳۰ منٹ	
[illegible]	[illegible] اپ	خانپور	۲۳ بجکر ۷ منٹ	ملتان چھاؤنی	۸ بجکر ۲۰ منٹ	نمبر ۳۱ اپ اور ۳۲ ڈاؤن ٹرینوں کو جو آجکل کراچی خانپور اور ملتان۔ لاہور کے درمیان چلتی ہیں۔ خانپور اور ملتان چھاؤنی تک توسیع دی گئی ہے۔
[illegible]	[illegible] ڈاؤن	ملتان چھاؤنی	۲۱ بجکر ۴۲ منٹ	خانپور	۴ بجکر ۸ منٹ	
[illegible]	[illegible] اپ	بہاولپور مغربی	۱۳ بجکر ۳۴ منٹ	ملتان چھاؤنی	۱۷ بجکر ۱۱ منٹ	نمبر ۲ اپ کو جو خانپور سے بہاولپور مغربی تک جاتی ہے۔ ملتان چھاؤنی تک وسعت دی گئی ہے۔
[illegible]	[illegible] اپ	کالکا	۲۱ بجکر ۱۰ منٹ	شملہ	۴ بجکر ۵ منٹ	
[illegible]	[illegible] ڈاؤن	شملہ	۱۳ بجکر ۱۵ منٹ	کالکا	۱۹ بجکر ۸ منٹ	

[illegible] بعض ٹرینوں کے اوقات میں تغیر و تبدل ہونے کے [illegible] مذکرہ بالا فالتو ٹرینوں کے اجرا کی وجہ سے بعض [illegible] کردی گئی ہیں۔

[illegible] سنہ ۳۰ء اور یکم ستمبر سنہ ۳۰ء کی درمیانی رات [illegible] بنگا۔ اور اس کا عملدرآمد حسب ذیل [illegible]

[illegible] فرنٹیر میل پشاور چھاؤنی سے ۳۱ر اگست سنہ ۳۰ء [illegible] روانہ ہوکر لاہور میں ۲۰ بجکر ۵۰ منٹ پر پہنچے گی [illegible] اور کرنال کے راستہ سے دہلی تک نئے ٹائم ٹیبل [illegible] لاہور چھاؤنی اور رائے ونڈ پر نمبر ۴ ڈاؤن

فرنٹیر میل سے ۳۱ر اگست سنہ ۳۰ء کو کوئی آمدورفت نہیں ہوگی۔

(۲) نمبر ۷۔ ڈاؤن بنگال ایکسپریس ٹرین جو پشاور چھاؤنی سے ۳۱ر اگست سنہ ۳۰ء کو ۱۷ بجکر ۵۴ منٹ پر روانہ ہوگی۔ ہوڑہ کی بجائے دہلی کو جائے گی۔

نمبر ۷ ڈاؤن بنگال ایکسپریس جو لاہور سے ۹ بجکر ۲۰ منٹ پر ۳۱ر اگست کو روانہ ہوگی۔ یکم ستمبر سنہ ۳۰ء کو لکھنؤ پر ۵ بجکر ۵۵ منٹ پر ختم ہو جائیگی۔ وہاں سے دوبارہ اسی روز کو ۱۴ بجکر ۳ منٹ پر چلے گی۔ اور آگے نئے ٹائم ٹیبل کے مطابق سفر کریگی۔

نمبر ۱۷۔ اپ بنگال ایکسپریس۔ جو یکم ستمبر سنہ ۳۰ء ۹ بجکر ۳۵ منٹ پر سہارنپور میں پہنچے گی۔ وہاں ہی ختم ہو جائے گی۔ یکم ستمبر

سنہ ۳۰ء کو سرہند اور لاہور کے درمیانی سٹیشنوں پر نمبر ۱۷۔ اپ بنگال ایکسپریس پر اور انبالہ شہر اور سہارنپور کی درمیانی شہروں پر اسی روز ۲۷ ڈاؤن بنگال ایکسپریس ٹرین پر کوئی آمدورفت نہیں ہوگی۔

(۳) نمبر ۱۸ ڈاؤن مسافر گاڑی یکم ستمبر سنہ ۳۰ء کو ۰ بجکر ۴۰ منٹ پر میرٹھ چھاؤنی سٹیشن پر پہنچیگی۔ اور موجودہ اوقات کے مطابق دہلی کو جائے گی۔

(۴) نمبر ۶۱۔ اپ پنجاب میل ۳۱ر اگست سنہ ۳۰ء کو دہلی سے ۲۳ بجکر ۱۵ منٹ پر روانہ ہوگی۔ لیکن کرنال اور کوروکشیتر پر نہیں ٹھہرے گی۔

(۵) نمبر ۶۲۔ ڈاؤن پنجاب میل ۳۱ر اگست سنہ ۳۰ء کو ۲۳ بجکر ۱۸ منٹ پر انبالہ چھاؤنی سٹیشن پر پہنچیگی۔ اور یکم ستمبر سنہ ۳۰ء کو ۰ بجکر ۲ منٹ پر چلنے کی بجائے ۳۱ر اگست سنہ ۳۰ء کو ہی ۲۳ بجکر ۴۵ منٹ پر وہاں سے روانہ ہوگی۔ یہ ٹرین سونی پت پر نہیں ٹھہریگی۔

(۶) نمبر ۲۶۴۔ ڈاؤن مسافر گاڑی جو ۳۱ر اگست سنہ ۳۰ء کو کالکا سے ۲۳ بجکر ۴۰ منٹ پر روانہ ہونی چاہیئے تھی۔ وہ ۲۳ بجکر ۲۵ منٹ پر وہاں سے روانہ ہوگی۔ اور نئے ٹائم ٹیبل کے مطابق مسافت طے کرے گی۔

(۷) نمبر ۱۴۲۔ ڈاؤن مسافر گاڑی ۳۱ر اگست سنہ ۱۹۳۰ء کو ۲۲ بجکر ۵ منٹ پر ننگلوئی پہنچکر وہاں سے ۲۲ بجکر ۸ منٹ پر اسی روز روانہ ہو جائے گی۔ اور موجودہ اوقات کے مطابق آگے مسافت طے کرے گی۔

یکم ستمبر سنہ ۳۰ء کو ۱۴۲۔ ڈاؤن مسافر گاڑی پر ننگلوئی، شکوربستی اور دہلی کشن گنج پر کوئی آمدورفت نہیں ہوگی۔

(۸) ۳۱۔ اگست سنہ ۳۰ء کو نمبر ۲ ڈاؤن مسافر گاڑی جو کوٹ فتح سے ۲۳ بجکر ۷ منٹ پر روانہ ہوگی۔ آگے کو نئے ٹائم ٹیبل کے مطابق بہ حیثیت لیٹ ٹرین کے مسافت طے کریگی۔ کوٹ فتح اور دہلی کے درمیان یہ گاڑی صرف ان سٹیشنوں پر کھڑی ہوگی۔ جن کے نام نئے ٹائم ٹیبل میں بکنگ کے لئے درج ہیں۔

(۹) نمبر ۲۲۔ اپ کراچی ایکسپریس ۳۱ر اگست سنہ ۳۰ء کو ۱۸ بجکر ۲۵ منٹ پر روانہ ہونے کی بجائے کراچی شہر سے ۱۷ بجکر ۳۵ منٹ پر روانہ ہوگی۔ اور نئے اوقات کے مطابق سفر کریگی۔

(۱۰) نمبر ۳۴۔ اپ سندھ ایکسپریس کراچی شہر سے ۳۱ر اگست سنہ ۳۰ء کو ۱۹ بجکر ۴۰ منٹ کی بجائے ۱۹ بجکر ۵ منٹ پر روانہ ہوگی۔ اور آگے کا سفر نئے ٹائم ٹیبل کے مطابق طے کریگی۔

(۱۱) نمبر ۷۔ اپ کراچی میل۔ ۳۱ر اگست سنہ ۳۰ء کو کراچی شہر سے ۲۰ بجکر ۵ منٹ کی بجائے ۱۹ بجکر ۵۵ منٹ پر روانہ ہوگی۔ اور نئے ٹائم ٹیبل کے مطابق مسافت طے کریگی۔

۱۲-۱۴ اگست ۳۰ء کو کوئٹہ لاہور کی سربسر فسٹ سیکنڈ کلاس مشترکہ بوگی گاڑی کو نمبر ۲ ڈاؤن کوئٹہ میل میں لگانے کی بجائے نمبر ۴ ڈاؤن مسافر گاڑی کے ساتھ لگایا جائیگا۔

۱۳- ۱۳ اگست ۱۹۳۰ء کو نمبر ۱۳- اپ مسافر گاڑی ۱۸ بجکر ۵۸ منٹ پر علی پور سیداں کے سٹیشن پر پہونچ کر آگے کا سفر موجودہ ٹائم ٹیبل کے مطابق طے کریگی۔ یکم ستمبر ۳۰ء کو نمبر ۱۳ اپ مسافر گاڑی پر علی پور سیداں منجو کے اور نارو وال سے کوئی آمد و رفت نہیں ہوگی۔

۱۴- یکم ستمبر ۳۰ء کو نمبر ۱۲۱ اپ ٹرین پر چک لالہ اور راولپنڈی سے کوئی آمد و رفت نہیں ہوگی جب شملہ کی اترائی ختم ہو جائیگی۔ تو اس کے بعد یکم نومبر ۳۰ء سے ٹرینوں کی آمد و رفت کو مندرجہ ذیل نقشہ کے مطابق کم کر دیا جائیگا۔

۱- شملہ اور کالکا کے درمیان صرف ۶۲ ڈاؤن ۶۴ ڈاؤن ۶۱- اپ اور ۷- اپ گاڑیاں چلیں گی۔ باقی تمام ٹرینیں اور ریلوے موٹروں کو بند کر دیا جائے گا۔

۲- ۲۳- اپ اور ۲۴ ڈاؤن مسافر گاڑیاں کالکا اور انبالہ چھاؤنی کے درمیان بند کر دی جائیں گی۔

۳- ۹۸/۲۱- اپ اور ۹۷/۸۲- اپ شملہ ایکسپریس ٹرینوں کو لاہور اور کالکا کے درمیان بند کر دیا جائیگا

۴- نمبر ۲۸- ڈاؤن مسافر گاڑی جو حیدرآباد سندھ اور کراچی شہر کے درمیان چلتی ہے اس کے اوقات پر بھی اسی تاریخ سے نظر ثانی کی جائیگی۔

نمبر ۲۸ مسافر گاڑی حیدرآباد سندھ سے ۱۴ بجکر منٹ پر روانہ ہوگی (بجائے ۲۲ بجکر ۵۱ منٹ کے) اور کراچی شہر کے ریلوے سٹیشن پر ۱۹ بجکر منٹ پر پہونچیگی۔ ٹرینوں کے مفصل اوقات معلوم کرنے کے لئے جو یکم ستمبر ۳۰ء اور یکم نومبر ۳۰ء سے نافذ العمل ہونگے۔ مہربانی کر کے ریلوے ٹائم اینڈ فیئر ٹیبل کو مطالعہ کریں۔ جو تمام بڑے بڑے ریلوے سٹیشنوں سے دستیاب ہو سکتا ہے

براہ راست چلنے والی گاڑیوں میں یکم ستمبر ۳۰ء سے مندرجہ ذیل تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں

گاڑیوں کی کیفیت	لائن سروس	ٹرین کا نمبر جس کے ساتھ اب وہ گاڑی چلتی ہے۔	یکم ستمبر ۳۰ء سے مجوزہ تبدیلیوں کی تفصیل
بوگی تھرڈ کلاس گاڑی	لاہور۔ رک / رک۔ لاہور	۴۲ ڈاؤن۔ ۳۴ اپ	موجودہ انتظام کے بموجب لاہور اور رک کے درمیان چلیگی۔ رک سے آگے جیکب آباد تک ۵- اپ کے ساتھ جائیگی۔ اور ۴۴ ڈاؤن کے ساتھ جیکب آباد سے رک واپس آیا کریگی
بوگی درمیانہ اور تیسرے	پشاور چھاؤنی۔ کوئٹہ	۲۴ ڈاؤن کے ساتھ پشاور چھاؤنی سے روہڑی تک ۲- اپ کے ساتھ روہڑی سے کوئٹہ تک اور ۴ ڈاؤن کے ساتھ کوئٹہ سے روہڑی تک او ۲۳- اپ کے ساتھ روہڑی سے پشاور تک	پشاور چھاؤنی اور روہڑی کے درمیان صرف ۲۳- اپ اور ۲۴ ڈاؤن کے ساتھ چلا کریگی۔
بوگی گاڑی مشتمل بر درجہ اول و دوم	کوئٹہ لاہور	۲ ڈاؤن میل کے ساتھ کوئٹہ سے روہڑی تک اور ۷- اپ کے ساتھ روہڑی سے لاہور تک	کوئٹہ سے ۴- ڈاؤن مسافر گاڑی کے ساتھ ۴ بجکر ۱۵ منٹ پر چلیگی۔ اور روہڑی میں ۲ بجکر ۱۵ منٹ پر پہنچیگی۔ اور ۷- اپ ڈاک گاڑی کیساتھ ۴ بجکر ۱۴ منٹ پر لاہور کیلئے ملحق کر دیجائیگی۔
بوگی درمیانہ اور تیسرے درجہ کی گاڑی	کراچی شہر جیکب آباد	۲۴- اپ ایکسپریس کیساتھ کراچی سے روہڑی تک ۲۳- اپ کے ساتھ روہڑی سے سکھر	کراچی شہر سے روہڑی تک ۳۴ اپ کے ساتھ اور روہڑی سے رک تک
		تک اور ۲۳۸ اپ مسافر گاڑی کے ساتھ سکھر سے جیکب آباد تک۔	۲۶۳ اپ مسافر گاڑی کے ساتھ اور رک سے جیکب آباد تک ۲۶۳ اپ مسافر گاڑی کے ساتھ چلیگی۔
بوگی گاڑی مشتمل بر درجہ اول و دوم	پشاور چھاؤنی کیاماڑی	۲ ڈاؤن کے ساتھ جو ہر اتوار اور منگل کے روز پشاور چھاؤنی سے چلتی ہے اور لاہور سے آگے ایک بوگی بریک لگیج کے سمیت ۸- ڈاؤن کے ساتھ جو پیر اور بدھ کے روز لاہور سے کیاماڑی تک جاتی ہے۔	اس کو پشاور چھاؤنی اور لاہور کے درمیان بند کر دیا جائیگا۔ لیکن اگر کافی آمد و رفت شروع ہو جائے۔ تو پشاور چھاؤنی اور کیاماڑی کے درمیان ایک براہ راست چلنے والی گاڑی کا انتظام کر دیا جائیگا جس کا ملاپ بوقت ضرورت کراچی سے ولایت جانے والے جہاز کے ساتھ بھی ملا دیا جائیگا۔
”	کراچی شہر پشاور چھاؤنی / پشاور چھاؤنی کراچی شہر	۷- اپ ڈاک گاڑی کے ساتھ جو شہر کراچی سے ہر روز لاہور آتی ہے۔ اس سے آگے پشاور چھاؤنی تک ۲- اپ فرنٹیر میل کے ساتھ اور چھاؤنی پشاور سے ۲۷- ڈاؤن کے ساتھ آگے ۸ ڈاؤن میل کے ساتھ کراچی تک	پشاور چھاؤنی اور لاہور کے درمیان بند کر دی جائے گی۔
بوگی گاڑی مشتمل بر درجہ اول و دوم	لاہور۔ مینٹگمری	۵۸- ڈاؤن کے ساتھ لاہور اور دہلی کے درمیان واپس ۵۹- اپ کے ساتھ دہلی اور لاہور کے درمیان	دہلی اور لاہور کے درمیان اس کو بند کر دیا جائیگا۔
بوگی بریک لگیج اور تیسرے درجہ کی گاڑی	مینٹگمری۔ لاہور		”
بوگی گاڑی مشتمل بر درجہ اول و دوم	لاہور۔ ماڑی انڈس / ماڑی انڈس لاہور	۲۱- اپ کے ساتھ لاہور اور لالہ موسیٰ کے درمیان ۱۰- ڈاؤن کے ساتھ لالہ موسیٰ اور کندیاں کے درمیان ۲۴ اپ کے ساتھ کندیاں اور ماڑی انڈس کے درمیان واپس ۲۴ ڈاؤن کیساتھ ماڑی انڈس اور کندیاں کے درمیان ۹- اپ کے ساتھ کندیاں اور لالہ موسیٰ کے درمیان ۶- ڈاؤن کے ساتھ لالہ موسیٰ اور لاہور کے درمیان	بند کر دی جائیگی

درمیانہ اور تیسرے درجہ کے مسافروں پر پابندیاں عاید کرنے میں حسب ذیل تبدیلیاں کیگئی ہیں۔

نمبر ٹرین	نام سٹیشن جنکے درمیان چلتی ہیں۔	یکم ستمبر ۳۰ء سے مجوزہ تبدیلیوں کی تفصیل
۱- اپ اور ۱۰ ڈاؤن	لاہور اور پشاور چھاؤنی	موجودہ حالت میں تھرڈ کلاس کے مسافروں پر جو پابندیاں عاید ہیں۔ ان کو ہٹا دیا جائیگا۔
۵۸- ڈاؤن اور ۵۹ اپ ایکسپریس گاڑیاں	لاہور۔ سہارنپور	ایضاً
۱۷- اپ اور ۲۷- ڈاؤن ایکسپریس ٹرینیں	لاہور۔ سہارنپور	ایضاً

صادر دفتر این ڈبلیو ریلوے
مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۳۰ء

ایچ سالیٹ۔ ڈاک ٹرین
[illegible] ٹریفک [illegible]

ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبریں

—— ۱۹ر اگست ملتان سنٹرل جیل میں اس بنا پر فساد ہو گیا۔ کہ پٹھان قیدیوں میں سے ایک نے اذان کہکر نماز پڑھنی چاہی۔ ڈپٹی جیلر نے اذان دینا قواعد جیل کے خلاف بتایا۔ اور اس کے بغیر نماز پڑھنے کے لئے کہا۔ مگر قیدیوں نے نہ مانا۔ اور بات بڑھ گئی۔ جب ان قیدیوں کے لئے ایک گارد بھیجی گئی۔ تو اس پر حملہ کیا گیا۔ اور ڈپٹی جیلر کو سخت زخمی کر دیا گیا۔ گارد کے سپاہی اور نمبردار بھی زخمی ہوئے۔ مزید گارد کے آنے پر قیدی اپنے احاطوں میں چلے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان میں سے چالیس کے قریب زخمی ہو گئے۔ اور ایک مر گیا۔

—— ماہ نومبر ۳۲ء میں واشنگٹن میں دُنیا کے مذاہب کی ایک عالمگیر کانفرنس منعقد ہو گی۔ جس کا اہتمام مذہبی جماعتوں کی یونیورسل کانگریس کی ایگزیکٹو کمیٹی کر رہی ہے۔

—— ۱۹ر اگست لکھنؤ میں مسز حسن امام نے جو یورپین خاتون ہیں۔ تقریر کرتے ہوئے مولانا شوکت علی کے خلاف سخت کلامی سے کام لیا۔ اور کہا۔ اگر میں پانچ منٹ کے لئے بھی حکمران بن جاؤں۔ تو انہیں پھانسی سے بھی بدتر سزا دوں۔ تمام مسلمانوں کو کانگریس کی تحریک میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے پاگل قرار دیا۔ اور ہندوؤں سے ان پر مہربان ہونے کی درخواست کی۔

—— پنجاب کونسل کے انتخابات کے سلسلہ میں لوکل گورنمنٹ نے یکم ستمبر کا دن امیدواروں کی نامزدگی اور ۲ ستمبر کا دن پڑتال کے لئے اور ۱۲ سے ۲۲ ستمبر کے دن پولنگ کے لئے مقرر کئے ہیں۔

—— ۲۰ر اگست۔ دہلی میں شراب کی دوکان پر پکٹنگ کرنے والی چھ عورتوں کو گرفتار کیا گیا۔ جن میں شردھانند جی آنجہانی کی بیٹی ودیا وتی بھی ہیں۔

—— ۱۷ر اگست امرتسر میں سکھ اور مسلمان موٹر ڈرائیوروں میں فساد ہوا۔ لاٹھیوں کے علاوہ چاقو بھی استعمال کئے گئے۔ پولیس نے موقعہ پر پہونچ کر حالات پر قابو پا لیا۔ سات موٹر ڈرائیور زخمی ہوئے۔ ایک سکھ سب انسپکٹر واقعہ کی تفتیش کرنے پر لگایا گیا ہے۔

—— ایک سرکاری بیان میں ۴ر اگست تا ۱۶ر اگست سرحد میں تادیبی کارروائیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا ہے۔ کہ دشمن رات کے وقت سرگرم عمل ہوتا۔ اور دن کو منتشر ہو جاتا تھا۔ ہمارے عساکر کو جس موقعہ کی تاک تھی۔ دُشمن کہتا ہے۔ کہ وہ انہیں میسر نہیں ہو سکا۔ ان معرکوں میں آفریدیوں کا نقصان یقیناً زیادہ ہوا ہے۔ مگر جس مستعدی کے ساتھ وہ اپنے مردوں اور زخمیوں کو اٹھا کر لے گئے۔ وہ نقصان کا صحیح اندازہ لگانے میں مانع ہے۔ تاہم اندازہ ہے۔ کہ پچاس آفریدی ہلاک اور ایک سو زخمی ہوئے۔ انگریزی افواج کا نقصان بہت کم ہوا۔

—— امروہہ میں کانگریسیوں کے ایک ہجوم نے حملہ کرکے کھڑکیوں کے شیشے توڑ ڈالے۔ رنجیں جلا دیں۔ اس وجہ سے کہ میونسپل کمیٹی ٹاؤن ہال سے قومی جھنڈا اتار ڈالنے پر معترض تھی یہ ہے گاندھی جی کا عدم تشدد۔

—— لنڈن۔ ۲۰ر اگست۔ انگلستان میں بے روزگاروں کی تعداد ساڑھے بیس لاکھ تک پہونچ گئی ہے۔

—— سر ابراہیم رحمت اللہ کے بلا مقابلہ اسمبلی کا رکن منتخب ہو جانے سے سیاسی حلقوں میں ان کے ارادوں کے متعلق قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ انہیں صدارت اسمبلی کا زبردست امیدوار سمجھنا چاہئے۔ ان کی امیدواری مولوی محمد یعقوب صاحب کے موقع حصول صدارت کے لئے نہایت مضر خیال کی جاتی ہے۔ جنہوں نے اپنی مختصر میعاد صدارت میں ارکان کے دل پر اپنی قابلیت کا سکہ بٹھا لیا تھا۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر مولوی صاحب کو مسلمان متفقہ طور پر صدر منتخب کریں۔

—— ضلع راولپنڈی میں ہندو اور سکھ ملاپ سبھائیں اس غرض سے قائم کر رہے ہیں۔ کہ کانگریس کے پروپیگنڈے کی تردید و مخالفت کرکے حکومت کی حمایت کی جائے

—— کلکتہ۔ ۱۷ر اگست۔ آج کانگریس کے صدر مولوی ابوالکلام صاحب آزاد کو انسداد تخویف مجرمانہ کے آرڈیننس کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا۔ یہ گرفتاری میرٹھ میں ایک تقریر کرنے کی وجہ سے ہوئی۔ مولوی صاحب میرٹھ لے جائے گئے۔ ان کی گرفتاری پر صرف چند ایک مقامات پر معمولی ہڑتال ہوئی۔ ان کے بعد ڈاکٹر انصاری صاحب کے صدر منتخب ہونے کی امید ہے۔

—— ۲۲ر اگست بلدیہ امرتسر کے بعض نامزد ارکان نے گورنر سے ملاقات کی۔ اور گذشتہ یکشنبہ کو پولیس کے زدو کوب کرنے کے متعلق شکایات پیش کیں۔ ہز ایکسیلنسی نے فرمایا۔ الزامات درست ثابت ہونے پر متعلقہ اشخاص کو مناسب سزا دی جائیگی۔ حکومت نے ڈپٹی کمشنر امرتسر۔ اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی کمیٹی کمشنر لاہور کی نگرانی میں تحقیقات کے لئے مقرر کی ہے۔ گورنر صاحب نے بعض کپڑے کے تاجروں کونسل کے مقامی ممبروں اور ضلع امرتسر کے بعض دیگر معززین کو بھی ملاقات کا موقعہ دیا۔

—— لنڈن۔ ۲۰ر اگست۔ مسٹر ونسٹن چرچل نے ایک تقریر کرتے ہوئے ہندوستانی معاملات کے متعلق حکومت کی پالیسی پر تنقید کی۔ آفریدی حملہ کو برطانوی اقتدار کے حد سے زیادہ کم ہو جانے کی علامت بتایا۔ اور کہا۔ بداندیش اور دیوانہ گاندھی کو خوش کرنے کے لئے گول میز کانفرنس میں سرجان سائمن کو شریک نہ کرنا ذلت اور بے وقوفی ہے۔ ہندوستان کے لئے درجہ مستعمرات کی کوئی تجویز موجودہ دارالعوام میں بھی منظور نہ ہو گی۔ ہندوستانیوں کو حکومت خود اختیاری کی ذمہ واریوں کے قابل بنانے میں مدد دی جائیگی۔ سول کا نامہ نگار مقیم لنڈن لکھتا ہے۔ مسٹر چرچل کی تقریر کی عام طور پر مذمت کی گئی ہے۔ اور اسے غیر مدبرانہ اور اشتعال انگیز قرار دیا گیا ہے۔

—— لنڈن۔ ۱۷ر اگست۔ گذشتہ شب برطانیہ میں شدید طوفان اور بارش کی وجہ سے تباہی پھیل گئی۔ کئی جانوں کا نقصان ہوا۔

—— چودہری افضل حق کو کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کا ممبر منتخب کیا ہے۔ یہ وہی صاحب ہیں۔ جنہوں نے کونسل کے بائیکاٹ کے متعلق کانگریس کے فیصلہ کو ٹھکرا کر پنجاب کونسل سے استعفیٰ نہ دیا تھا۔

—— ڈیرہ دون میں حال میں ہندو مسلمانوں کا فساد ہوا۔ ملاپ ۱۴ر اگست نے اس فساد کا ذکر کرتے ہوئے مسلمانوں کو غنڈوں کا خطاب بڑی فراخدلی سے دیا ہے۔ حالانکہ گرفتاریاں ہندوؤں کی ہوئی ہیں۔ اور شرارت انہی کی پائی جاتی ہے۔

—— کانگریس کی تحریک کی وجہ سے تجارت پر جو برا اثر پڑ رہا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ کلکتہ سے ایک دن میں پانچ ہزار مارواڑی سوداگر باہر گئے اور روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں جا رہے ہیں۔

—— شاہ مصر کے حکومت سے دست بردار ہو جانے کی افواہ اُڑ رہی ہے۔

—— شملہ کی خبر ہے۔ کہ اگرچہ گول میز کانفرنس میں ہندوستانی پریس کی نمائندگی کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ لیکن یہ بات یقینی ہے۔ کہ گورنمنٹ نمائندگان پریس کی کوئی مالی امداد نہ کریگی۔ اس حالت میں ہندوستانی پریس کی نمائندگی ہو چکی۔ شاید ہی کوئی ہندوستانی اخبار اس قابل ہو۔ کہ اپنے خرچ پر اپنا نمائندہ بھیج سکے۔

—— شہریار دکن نے اردو کی جامع لغت مرتب کرنے کے لئے مولوی عبدالحق صاحب پروفیسر جامعہ عثمانیہ کے لئے تین سال کے لئے ایک ہزار روپیہ ماہوار مقرر کیا ہے۔ اردو کی ترقی کے متعلق مملکت آصفیہ کی مساعی تمام مسلمانان ہند کے لئے قابل شکریہ ہیں۔

—— عراق اور شام کی حد بندی کا کام ستمبر میں شروع ہو جائیگا۔

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)